گیت، فلم، ٹی وی، سیٹیلائیٹ، Entertainment

نئے اداکاروں کے ابھرتے ہوئے جذبے

ہم جلد ہی ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑے ہو جائیں گے۔

میلے میں آنے والے غیر ملکی مہمانوں کو زبردست خوش آمدید

یورپ اور امریکہ کے لوگوں کی سماجی زندگی پر ڈرامہ سیریل رات 8 بجے
ہم بن گئے ترقی یافتہ
دوران ڈرامہ وقفہ برائے اذان
دعا و درود پاک

محفل موسیقی
جدید موسیقی پر نئی گلوکارہ کی
جادو بھری آواز رات 10 بجے
آخری پروگرام فرمان الٰہی جل جلالہ

اسلامی صفحہ
رمضان المبارک ہمیں سارے سال کیلئے احکام الٰہی کی پابندی کی تربیت فراہم کرتا ہے۔ علماء ہند، عرب و مصر

فلمی صفحہ
اعتکاف میں بہت سکون ملا۔ لوگوں کو ہنسانا اور تفریح فراہم کرنا بھی عبادت ہے۔ دس سال سے میں صف اوّل میں ہوں
ایوارڈ یافتہ اداکارہ

WWW.NAFSEISLAM.COM

ہم مسلمان ہیں!؟!

مصنف:
انجینئر مغیث احمد

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کر دے

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لیکر تابخاک کاشغر

اسلامی اخبار
نوائے اسلام

تمام اسلامی ممالک کے مسلمانوں کی طرف سے اسلامی قوانین نافذ کرنے کا مطالبہ۔
روز بروز حکمرانوں پر دباؤ بڑھتا جا رہا ہے۔
قومی سیرت کانفرنس کے موقع پر اہم اعلان کا امکان ہے۔

غلاف تقویٰ برائے حفاظت ایمان
میرے پیارے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کریم
میں نے اس غلاف کو اس فتنہ انگیز ٹی وی پر سے
اس وقت تک نہیں اتارنا جب تک کہ
پابند شریعت اور عادل حکمران کو ہمارے ملک کی
حکومت نہیں مل جاتی۔
اللّٰہ ولی الذین آمنوا (سورۃ البقرہ)

مکتبۂ فلاحِ دارین
میاں میر کالونی لاہور کینٹ
6855178
میری فلاح خود احتسابی سے ہی ممکن ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

عرضِ حال

معزز قارئین!

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

بحیثیت مسلمان ہمیں اپنے ایمان وعمل کا جائزہ لے کر اپنا احتساب کرتے رہنا چاہئے تاکہ ہم آئندہ کیلئے گناہوں سے بچنے کی زیادہ کوشش کریں۔

یہ کتاب اسی خود احتسابی میں معاونت کے لئے تحریر کی گئی ہے۔ میں نے یہ کتاب جن حقائق اور افکار کی بناء پر لکھی ہے وہ اکثر قارئین کے ذہنوں میں پہلے سے موجود ہیں۔ اس کتاب کا مقصد صرف اور صرف احساسات کو اجاگر کرنا ہے تاکہ مسلمانوں میں نیک اعمال کرنے کا جذبہ بیدار ہوجائے۔

ایک قولِ زریں ہے کہ بھلائی کی بات پر توجہ دو اور علمِ نافع کی مشعل سے روشنی حاصل کرو۔ یہ نہ دیکھو کہ مشعل بردار کون ہے؟ یہ کتاب عام فہم زبان میں آیات قرآنی' احادیث مبارکہ' کچھ خطوط' افکار' دعاؤں اور شعراء کے کلام پر مشتمل ہے۔

اس کتاب میں تمام باتیں نہایت خلوص اور دیانتداری سے پیش کی گئی ہیں۔ قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کی درستگیٔ نقل کی بھی کوشش کی گئی ہے تاہم میں غلطی اور خطا سے پاک تو نہیں ہوں اور پھر کمپوزنگ کی خامیوں اور غلطیوں کا بھی امکان ہے۔

لہٰذا قارئین کرام کو چاہئے کہ اگر کوئی غلطی دیکھیں تو اصلاح ضرور فرمائیں نیز بندہ

کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی تصحیح کردی جائے۔

آخر میں رب کریم غفورالرحیم کے حضور دعا کرتا ہوں کہ وہ مالک الملک میری اس کاوش کو قبول فرمائے۔ اسے قارئین میں تجدید ایمان' اضافہ ایمان' اضافہ علم اور جذبہ عمل کا سبب بنائے اور اسے ہم سب کیلئے توشہ آخرت بنائے۔ آمین۔

بجاہ النبی الامین سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔

والسلام

دعاؤں کا طالب

انجینئر مغیث احمد عبداللہ مضطر

Bad as any.........

Worst than many

میرا غم بھی تو دیکھو میں پڑا ہوں دور طیبہ سے
سکوں پائے گا بس میرا دل مضطر مدینے میں

We are Muslims and keep it in mind :

"To know Allah's will

Is our greatest Treasure"

"To do Allah's will

Is our greatest Pleasure"

ذہین فتنہ

(32 سال کی میزبانی اور مہمانی کی کہانی)

(حقیقت کا عکاس ایک افسانچہ اور افسانہ)

نقطہ نظر: Theme: حق اور باطل بات ملا کر بخوشی کرنے والا' دونوں کی ترغیب دینے والا شخص یا ادارہ سب سے بڑا فتنہ ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب حلال و حرام جمع ہوں تو حرام غالب ہوتا ہے۔ چاہے وہ تھوڑا سا ہی ہو۔

یہ کوئی 1960ء کی دہائی کی بات ہے۔ محتاط صاحب کو پتہ چلتا ہے کہ ایک انوکھا شخص ان کے محلے میں آ کر آباد ہوا ہے۔ محلے کے لوگوں سے اس شخص کے متعلق باتیں سن کر محتاط صاحب کو تجسس ہوا کہ اس انوکھے شخص سے مل کر آئیں۔ چنانچہ محتاط صاحب اپنی فیملی کے ہمراہ اس انوکھے شخص کے گھر چلے گئے۔

اس شخص نے گفتگو کا آغاز بسم اللہ شریف پڑھ کر کیا۔ پھر سلام کیا۔ پھر قرآن مجید کی آیات مقدسہ سنائیں۔ احادیث مبارکہ کا درس دیا۔ محتاط صاحب کے بچوں کو پیار کیا۔ کھیل ہی کھیل میں بچوں کو سکول کے سبق کے بارے بتایا۔ وہ لوگوں کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کرتا رہا۔ اس نے عوام کے تحفظ' خوشحالی اور بھلائی کی دعائیں بھی کیں۔

پھر تھوڑی دیر بعد اس نے کہا کہ میری بیٹی بہت خوبصورت ہے اور گانا بہت اچھا گاتی ہے۔ میں اسے بلاتا ہوں۔ ابھی تشریف رکھیے گا اور اس کا گانا ضرور سنئے گا۔

محتاط صاحب فوراً چونک گئے کہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو اس نے سورۃ الزلزال کی تلاوت کی۔

ترجمہ: جب زمین تھرتھرا دی جائے جیسا اس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے اور زمین اپنے

بوجھ باہر پھینک دے اور آدمی کہے اسے کیا ہوا۔ اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔ اس لئے کہ تمہارے رب نے اسے حکم بھیجا۔ اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے کئی راہ ہو کر تا کہ اپنا کیا دکھائے جائیں۔ (یعنی انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں گے۔) تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

(ان آیات میں ترغیب ہے کہ نیکی تھوڑی سی بھی کارآمد ہے اور گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہے۔ یعنی قرآن پاک کی کسی بھی آیت سے یہ مفہوم نہیں لیا جاسکتا کہ چھوٹے گناہ کرنے سے کچھ نہیں ہوتا)۔

سورۃ العصر بھی پڑھی:

ترجمہ: زمانہ کی قسم! بے شک انسان ضرور نقصان میں ہے مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

سورۃ یٰس کی یہ آیت مبارکہ بھی سنائی۔

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ٥ آیت 59

ترجمہ: اور آج الگ ہو جاؤ اے مجرمو۔

محتاط صاحب ابھی سورۃ العصر کی روشنی میں اپنے بچوں کو نصیحت کرنا ہی چاہتے تھے کہ اس شخص کی بیٹی کمرے میں داخل ہوگئی اور گانا شروع کر دیا۔ اس نے زرق برق لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ آدھے بازو ننگے تھے اور سر بھی ننگا۔

محتاط صاحب کو فوراً ہی ایمان مفصل اور ایمان مجمل کے الفاظ و مطالب یاد آگئے اور وہ خوف خدا کے باعث اپنے بچوں کو لے کر اس کے گھر سے نکل گئے وہ انہیں آوازیں دیتا رہا مگر محتاط صاحب یہ کہتے ہوئے چلے گئے۔

"اب میں کبھی بھی تمہارے گھر نہیں آؤں گا۔ تم بہت بڑا فتنہ ہو۔ تم ذہین فتنہ ہو"

محتاط صاحب نے اپنے بچوں کو بھی قرآن و حدیث کے حوالوں سے سمجھا دیا۔ (ان کی دونوں بیٹیاں اور چاروں بیٹے زندگی بھر اپنے والد کے فرمانبردار رہے محتاط صاحب

کے بڑے بیٹے کا نام "مجاہد بہادر" ہے۔ اس سے چھوٹا "صادق تاجر" ہے۔ پھر "شاکر ماہر" ہے اور سب سے چھوٹا "ذاکر حق" ہے۔ بڑی بیٹی کا نام "معلمہ خاتون" ہے اور چھوٹی "ناظمہ مستور" ہے۔" واقعی سب اپنے والدین کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔)

کچھ دنوں کے بعد محتاط صاحب کو پتہ چلا کہ ان کے ایک محلے دار نمازی شوقین صاحب بھی اس شخص کے گھر گئے تھے اور پھر اپنے بچوں کے ساتھ روزانہ جانے لگے ہیں۔ محتاط صاحب نے ایک دن خیر خواہی کے جذبے کے تحت شوقین صاحب سے ملاقات کی اور اس بارے بات کی۔

شوقین صاحب نے کہا "بھائی! میں اپنے کاروبار سے تھکا ہوا شام کو آتا ہوں۔ بچے بھی اپنا ہوم ورک وغیرہ کر چکے ہوتے ہیں۔ ہم چند گھنٹوں کے لئے اس کے گھر چلے جاتے ہیں وہ بڑی محبت سے پیش آتا ہے۔ بہت معلوماتی باتیں کرتا ہے اور پھر سب سے اہم بات یہ کہ وہ پورے ملک کی بلکہ دنیا بھر کی تازہ خبریں سناتا ہے"۔

گانے اور ڈرامے کے متعلق شوقین صاحب نے کہا کہ یہ کوئی بڑے گناہ نہیں ہیں۔ تھوڑی بہت تفریح بھی زندگی میں ہونی چاہئے۔ محتاط صاحب نے اس کی بیٹی کے لباس اور حلئے کے بارے میں بھی اپنی تشویش کا اظہار کیا تو شوقین صاحب نے کہا کہ یہ اس لڑکی کا معاملہ ہے۔ ویسے وہ کردار کی اچھی ہے بڑی سلجھی ہوئی لڑکی ہے۔

محتاط صاحب نے شوقین صاحب کو اس شخص کے گھر جانے سے منع کیا اور دلائل دیتے ہوئے کچھ احادیث مبارکہ بتائیں جن میں پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو ہاتھ، پاؤں اور چہرے کے علاوہ سارا جسم اس طرح چھپانے کی تاکید فرمائی ہے کہ اس کے جسم کے اعضاء کی ہیئت و بناوٹ واضح نہ ہو نیز یہ بھی بتایا کہ ہمارے پیارے محترم خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانے میں مزید احتیاط کے طور پر عورتوں کو اپنا چہرہ بھی چھپانے کا حکم دیا۔ محتاط صاحب نے آخری بات یہ بتائی کہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیارے داماد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو یہی ارشاد فرمایا کہ نامحرم عورت پر پہلی نظر پڑتے ہی نظر دوسری طرف پھیر لو اگر دوبارہ جان بوجھ کر

دیکھو گے تو گناہ گار ہو گے اور بروز قیامت اس بارے پرسش ہو گی۔

محتاط صاحب کی باتیں سن کر شوقین صاحب خاموش ہو گئے اور چلے گئے۔ کچھ دنوں کے بعد محتاط صاحب کو پتہ چلا کہ ان کے محلے دار شوقین صاحب نے اس شخص کے گھر جانے کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے اور وہ روزانہ شام کا وقت اس ذہین فتنہ یعنی ٹیلی وژن (ٹی وی) کو دیکھتے ہوئے گزارتے ہیں۔ محتاط صاحب کو بہت افسوس ہوا۔

آج کوئی 32 سال بعد شوقین صاحب نہایت غمگین ہو کر محتاط صاحب کو ملنے آئے اور روتے روتے انہوں نے اپنی المناک کہانی سنائی۔

شوقین صاحب کی زبانی ان کی آفت بھری کہانی آپ بھی سنیے۔

"میں نے جب آپ کے منع کرنے کے باوجود ٹی وی دیکھنا نہ چھوڑا تو سب سے پہلے تو میری نمازیں چھوٹنا شروع ہو گئیں۔ میرے بچے جو کہ پہلے فارغ وقت میں اپنی دادی اماں اور دادا ابو سے باتیں کرتے تھے' اچھی اچھی باتیں سیکھتے تھے' ان کا ادب کرتے تھے' ٹی وی گھر میں آ جانے پر سب کچھ چھوڑ کر اسی کو دیکھتے۔ خود میرے معمولات میں سے بھی قرآن مجید کی تلاوت کرنا' مسنون دعائیں سیکھنا' بزرگان دین اور مجاہدین کے واقعات اور اقوال زریں پڑھنا سب کچھ ختم ہو گیا۔ میرے بچے صرف مختصر وقت کے لئے قاری صاحب سے قرآن مجید پڑھتے۔

میں خبریں سننے کے دوران ہی اپنے بچوں کا ہوم ورک چیک کر لیتا۔ پھر بچے سو جاتے۔ میں اور آپ کی بھابی صاحبہ رات دیر تک ٹی وی دیکھتے۔ کبھی انگلش فلم اور کبھی اردو فلم دیکھتے۔ کبھی کسی موسیقار اور گلوکار کے فن سے لطف اندوز ہوتے۔ اسی طرح سلسلہ چلتا رہا۔ میں مطمئن تھا کہ گھر میں بوریت کا دور ختم ہو گیا۔ معلومات' تفریحی ڈرامے' فلمیں' ماڈرن انداز میں باتیں' تبصرے' ہنسی مذاق اور بہت کچھ ٹی وی سکرین پر دیکھنے کو ملتا۔ اسی طرح زندگی گزرتی رہی۔ بچے جوان ہو گئے۔ بیٹیوں کی شادی ہو گئی اور وہ اپنے اپنے گھر کی ہو رہیں۔ میں اور آپ کی بھابی اپنے بیٹے کے ساتھ رہنے لگے۔ بیٹے نے اپنی شادی کے کچھ دن بعد وی سی آر خرید لیا۔ پھر وہ اور ہماری بہو اپنی مرضی کی

فلمیں دیکھتے اور کبھی ہم میاں بیوی بھی ان کے ساتھ ہی فلم دیکھ لیتے۔ ان فلموں میں عریانی، ہنسی مذاق اور فحش گوئی ہمارے دور کی فلموں کی نسبت زیادہ ہوتی تھی۔ مجھے یہ فلمیں دیکھ کر احساس ندامت ہوتا تھا جبکہ میرا بیٹا، بہو اور پوتے پوتیاں ان فلموں کو دیکھنا اپنا معمول بنا چکے تھے۔ میں انہیں منع نہیں کرسکتا تھا کہ ان فلموں کو دیکھے بغیر وہ بوریت محسوس کرتے تھے۔

اب تو ہمارے ملک کے ٹی وی سٹیشن کے پروگراموں کا انداز بھی پہلے سے بہت بدل گیا تھا۔ صابن اور سامان آرائش کے اشتہارات میں تو نیم برہنہ لڑکیاں بھی آنے لگی تھیں۔ مجھے یہ سب کچھ بیٹے کی فیملی کے ساتھ دیکھتے ہوئے بہت شرم آتی۔

مجھے اب ٹی وی دیکھنا اچھا نہیں لگتا تھا۔ میں نے پانچ وقت نماز پڑھنا شروع کردی۔ میرا بیٹا اور بہو بھی کچھ نمازیں پڑھ لیتے ہیں لیکن میرے بالغ پوتے اور پوتیاں تو نماز کے قریب بھی نہیں جاتے۔ صرف نماز جمعہ پڑھ لیتے ہیں۔ میرا بیٹا بھی اب تو پریشان رہنے لگا ہے۔ کچھ دن پہلے اس نے مجھے بتایا کہ اس کی بڑی بیٹی (جس کی عمر 18 سال کے قریب ہوگی اور وہ شادی بیاہ کے موقعوں پر گانے گاتی ہے) ٹی وی سٹیشن پر جاکر گانے کیلئے ضد کررہی ہے۔ یہ سن کر میرے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ میرا بیٹا مجھ سے پوچھنے لگا کہ میں آپ کی پوتی کی خواہش کو آخر کس دلیل کے تحت پورا نہ کروں۔ اس کا کہنا ہے کہ سکولوں اور کالجوں کے فنکشنز میں بھی تو ہمارے بچے شرکت کرتے ہیں وہاں بھی تو لڑکے لڑکیاں گانا گاتے ہیں اور معززین شہر مہمان خصوصی ہوتے ہیں۔ وہ مجھے کہتا ہے کہ اسلام کی بات آپ نہ کریں کہ پردہ نہ کرنا بھی تو خلاف اسلام ہے۔

کل ہی جمعہ کے دن تین بجے میری پوتی کو ٹی وی سٹیشن جاکر گانا ریکارڈ کروانا ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس کے اردگرد بھی چست لباس میں لڑکوں نے ڈانس کرنا ہے۔ میں بہت شرمندہ ہوں اور پچھتا رہا ہوں کہ کاش! 32 سال پہلے آپ کی نصیحت پر عمل کرتا اور اس خبیث فتنہ "ٹیلی وژن" کو دیکھنا شروع ہی نہ کرتا۔ یقیناً جو دلائل 32 سال پہلے آپ نے مجھے دیئے تھے اور جو احادیث مبارکہ سنائی تھیں۔ صرف ان

دلائل سے ہی میرا بیٹا میری پوتی کو ٹی وی سٹیشن جانے سے روک سکتا ہے۔ میں اور میرا بیٹا یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ٹی وی واقعی ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔

ذہین فتنہ۔ خبیث فتنہ.......... فائدہ اتنا۔ بچو گے جتنا

پیارے اور محترم قارئین! اب آپ کا کیا فیصلہ ہے؟ پرانے شوقین صاحب تو اس فیصلے پر پہنچے ہیں کہ اس ٹی وی کو یا تو توڑ دینا چاہیے یا پھر اس پر ''غلاف تقویٰ برائے حفاظت ایمان'' چڑھا دینا چاہیے۔

اگر آپ کا فیصلہ بھی اس کی موافقت میں ہے تو دیر مت کیجئے۔ اگر آپ کی ملکیت میں کوئی ٹی وی ہے تو اس پر غلاف چڑھائیں۔ یہ الفاظ کسی موٹے کپڑے یا پلاسٹک کے کور پر لکھ کر اسے ٹی وی پر چڑھا دیں۔

''غلافِ تقویٰ برائے حفاظتِ ایمان''

یا اللہ جل جلالہ کریم میں اس غلاف کو اس فتنہ' اس ٹی وی پر سے اس وقت تک نہیں اتاروں گا جب تک کہ پابند شریعت اور عادل حکمران کو ہمارے ملک کی حکومت نہیں مل جاتی''۔

اب پرسکون ہو کر پانچوں وقت کی نماز روزانہ ادا کریں اور آخرت میں اپنے گریڈ ادرجہ کی ترقی کیلئے محنت کریں۔ اگر ٹی وی آپ کی ملکیت نہیں ہے تو بھی اسے دیکھنے سے اجتناب کریں۔ یاد رہے کہ قرآن حکیم میں ہے کہ فتنہ پھیلانا قتل کرنے سے بھی زیادہ شدید اور بڑا جرم ہے اس لئے صدق دل سے یہ دعا مانگیں۔

''اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں شامل فرما'' آمین!

محترم غازی علم دین شہید کے نام کھلا خط

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ.

(سورۃ البقرۃ آیت ۱۵۴)

ترجمہ: اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔

اے روح غازی علم دین شہید رحمتہ اللہ علیہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقَبْرِ! يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ

یقیناً آپ کا نام حرمت و ناموس خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر سب سے بڑی قربانی دینے والوں کی فہرست میں ہے۔

آپ نے ایک 100 فیصد گستاخ کا قلع قمع کیا۔ آپ شہادت کے بلند مرتبہ تک پہنچے۔ یقیناً یہ مشکل ترین کام تھا اور اس کیلئے جگر آزمائی کرنا آپ ہی کے لئے خاص تھا۔

اللہ تعالیٰ اپنے بلند درجہ پیارے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے آپ کے درجات میں ہر آن بلندیاں اور اضافے فرمائے۔ آمین!

آپ کو ایک عدد 100 فیصد گستاخ اور بے ادب کا مقابلہ کرنا تھا۔ آج مجھے 100 عدد (بلکہ سینکڑوں) ایک فیصد سے ننانوے فیصد، گستاخوں، بے ادبوں اور بے فکر و بے عمل لوگوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

آپ کا کام واقعی بہت مشکل تھا۔ میرا کام بھی مشکل ہے۔

اب میں اس کی تفصیل بتاتا ہوں۔

اخبارات میں آیات قرآنی اور احادیث مبارکہ چھاپی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ

اخبارات میں مسلمانوں کے نام بھی چھپتے ہیں جیسے نصر اللہ' محمد عابد' محمد نواز' محمد اسلم' مجیب الرحمٰن' محمود احمد' عبدالرحیم' محمد علی' . محمد اقبال' ظفر علی وغیرہ اس کے علاوہ اسلامی موضوعات پر بھی اخبارات میں تحریریں چھپتی ہیں۔ پھر یہ اخبارات بطور ردی استعمال ہوتے ہیں اور پھر ہم میں سے ہر گستاخ انہیں جیسے چاہتا ہے بے دریغ استعمال کرتا ہے۔ اخبار کے اوراق اکثر ہوٹلوں' پھلوں کی پیٹیوں اور لفافوں کیلئے استعمال بھی ہوتے ہیں۔

اسی طرح مختلف اشیاء کی پیکنگ والے کاغذوں پر ان کمپنیوں کے اسلامی نام چھپے ہوتے ہیں جیسے قرشی یا احمد کا جوہر جوشاندہ' اب ہم کیا کرتے ہیں کہ ساشے میں سے جوشاندہ کپ میں ڈالا اور پیکنگ کا کاغذ سیدھا کوڑے دان میں یا پھر نیچے زمین پر پھینک دیا۔ ہم 100 گستاخوں میں سے 99 اسے گستاخی اور بے ادبی ہی کہتے ہیں۔ (صرف کوئی ایک اتنا بڑا بے ادب ہوگا جو اسے بے ادبی اور گستاخی نہ سمجھتا ہو۔) مگر ہم اس سلسلے میں (یعنی اس کے تدارک میں) کرتے کچھ نہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہ کسی تنظیم نے کھمبوں پر ڈبے لگا دیئے اور لکھ دیا کہ مقدس کاغذات اس میں ڈالیئے۔

ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اس کا تدارک ممکن ہے۔ علماء کرام نے اس سلسلے میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ وہ یہ کہ اخبارات کو بطور ردی استعمال نہ کیا جائے۔ انہیں محفوظ طریقے سے رکھا جائے۔ اخبار دو روپے کا ہو یا بارہ روپے کا جب کسی نے اسے خرید کر پڑھ لیا تو اس نے اپنی رقم کا معاوضہ پالیا۔ (عوامی زبان میں ہم کہیں گے کہ پیسے پورے ہوگئے)

اب اس اخبار کو ایک روپے یا اس سے بھی کہیں کم قیمت میں ردی والے کو بیچنا اور بے ادبی کے سلسلے کو شروع کرنا یقیناً ایک "غفلت" ہے۔ یہ میں نے کم سے کم درجے کا لفظ استعمال کیا ہے ورنہ بلحاظ نیت یہ کبیرہ گناہ حتیٰ کہ کفر بھی ہوسکتا ہے۔

اسی طرح اے میرے دوست! (اے وہ کہ جس کی قبر پر جاکر مجھے بھی کہنا ہے کہ تم پہلے جانے والے ہو اور ہم بعد میں آنے والے ہیں) آج کل میوزک سنٹر' ویڈیو سنٹر اور فلم کمپنیاں اسلامی ناموں پر چلائی جارہی ہیں۔ مثلاً بسم اللہ آڈیو اینڈ ویڈیو سنٹر' حامد

ساجد فوٹو سٹوڈیو' جبار سٹوڈیو' احمد مدثر میوزک سنٹر اینڈ مووی میکرز' ان دکانوں پر تلاوت اور نعتوں کی چند کیسٹوں کے علاوہ باقی سب گندی کیسٹیں ہوتی ہیں اور گندی' نیم برہنہ تصاویر لگی ہوتی ہیں۔ ان دکانوں کے جوان لڑکے' شادی اور سالگرہ وغیرہ کے موقعوں پر لوگوں کے گھروں میں جاکر ان کی بے پردہ بجی دھجی اور خوشبو میں رچی بسی نامحرم عورتوں کی ویڈیو فلم بناتے ہیں۔ سینما اور ٹی وی پر چلنے والی فلموں کا حال بتاتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے اور میری زبان اور قلم لڑکھڑاتے ہیں۔

ہمارے شہر میں ہونے والے مذہبی نوعیت کے پروگراموں مثلاً محافل نعت' درس قرآن' جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم' جہاد کانفرنس' دفاع صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کانفرنس اور عرس وغیرہ کے اشتہار دیواروں پر لگے ہوتے ہیں (ایک ہی جگہ پر آٹھ یا دس بھی لگے ہوتے ہیں) ان اشتہاروں کے کاغذ جب پھٹ کر گرتے ہیں تو ان کے ٹکڑے سڑکوں پر اور گلیوں میں روندے جارہے ہوتے ہیں۔

اب اس سلسلے میں کچھ بہتری ہوئی ہے کہ کچھ محافل نعت کے اشتہار (کیلنڈر ٹائپ) مساجد کے اندر یا وضوگاہ پر لگائے جاتے ہیں یعنی انہیں بعد میں فولڈ کرکے محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح اللہ کا شکر ہے کہ محافل نعت میں شرکت کیلئے شادی کارڈ کی طرح دعوت نامے دیئے جاتے ہیں اور کپڑے کے بینرز کے ذریعے سے ان کی تشہیر کی جاتی ہے۔ یقیناً یہ درددل رکھنے والوں کی مؤدبانہ سوچ کا نتیجہ ہے۔

اے میرے دوست! اے واصل حق شاہ کریم!

100 فیصد گستاخ کے خلاف تو بڑے جلسے ہوئے' بہت سے جلوس بھی نکالے گئے۔ لوگوں نے متحد ہوکر مظاہرے کئے اور آپ کے حصے کی عظیم سعادت آپ نے پالی۔ یقیناً آپ نے فلاح پائی۔

مگر اب کیا ہم ایک فیصد تا 99 فیصد گستاخوں کے خلاف بھی کوئی جلسہ ہوگا؟ کوئی جلوس نکالا جائے گا؟؟ کیا ان گستاخیوں اور بے ادبیوں کی روک تھام کے لئے کوئی عملی کام بھی ہوگا یا صرف زبانی حمایت ہوگی؟؟؟

میں نے تو اس سلسلے میں آپ کو خط لکھ دیا ہے اور یہ کھلا خط ہے۔

اگر میری مخالفت ہوگئی تو!!!

تو مجھے اللہ سوہنا اپنے پاس بلا کر آپ سے ملا دے گا اور مجھے بھی وہ رزق دیا جائے گا جو آپ کو دیا جاتا ہے۔ یہی تو میری خواہش ہے۔

والسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ

فقط ادنیٰ غلام

احمد عبداللہ

Bad as any.......

Worst than many

نہیں ہے ناامید اقبال اپنی کشت ویراں سے

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

محمد ﷺ کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی

خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی

محترم ایڈیٹر صاحب

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

امید ہے کہ آپ رحمت الٰہی سے بخیروعافیت ہوں گے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ڈھیروں خوشیاں عنایت فرمائے۔ آمین۔ میں آپ کی توجہ ایک نہایت اہم بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ الحمدللہ ہم مسلمان ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں پاکستان کی صورت میں ایک آزاد مملکت عطا فرمائی ہے۔

آپ ایڈیٹر ہیں۔ صحافی ہیں اور اخبار کے اوراق آپ کے لئے ذریعہ اظہار اور ذریعہ روزگار ہیں۔ میری آپ سے التجا ہے کہ خدارا آپ اس باوقار ذریعے کو اپنے لئے اور اخبار پڑھنے والوں کے لئے وبال روح و جان نہ بنائیں۔

آپ کے پیشے میں اسے زرد صحافت کہا جاتا ہے اور اسے شوبز نیوز' سٹیج' ویڈیو' سینما' ٹیلیویژن اور Entertainment' مرچ مصالحہ کے مختلف نام دے کر چھاپا جاتا ہے۔ اخبار کے مختلف حصوں میں بے حیائی پر مبنی نیم عریاں تصاویر چھاپی جاتی ہیں۔

کیا آپ نے کبھی غور فرمایا ہے کہ ایسا کر کے آپ دراصل کیا کر رہے ہیں؟ یقیناً آپ بے وفائی کر رہے ہیں۔ جی ہاں ایسا کر کے آپ اللہ تعالیٰ سے' اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے' تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے' فقہ کے تمام ائمہ کرام سے' تمام اولیاء اللہ سے تمام صالحین سے' تمام مسلمین مسلمات سے' حتیٰ کہ اپنے آپ سے' اپنی اولاد سے اور اپنے دوست و احباب سے بے وفائی کر رہے ہیں۔ ان کی حق تلفی کر رہے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی سرعام زوروشور سے پامالی کر رہے ہیں اور اس سے جو رزق کما رہے ہیں وہ اپنے پیٹ میں حرام ڈال رہے

ہیں اور اپنے جسم پر حرام پہن رہے ہیں۔

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ آپ میگزین کے سرورق پر اور اندر کے صفحات پر، نیز اشتہارات میں لڑکیوں کی تصاویر چھاپتے ہیں (جو کہ اکثر اوقات نیم برہنہ ہوتی ہیں کہ سر اور بازو بھی ستر کا حصہ ہیں) تو کسے خوش کرتے ہیں۔

جی ہاں: آپ شیطان کو اور اپنے نفس امارہ کو خوش کرتے ہیں جبکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے شیطان کو کھلا دشمن قرار دیا ہے اور تزکیہ نفس کرنے والوں کو فلاح پانے کی نوید سنائی ہے۔ مجھے اخبارات کے مدیروں اور کالم نگاروں سے یہ کہنا ہے کہ آپ دانشور تو ہیں ہی۔ دانش مند بھی بن جائیے۔ دانش مندی یہی ہے کہ آپ اپنے سب کام شریعت مطہرہ کے مطابق کرنے کی کوشش کیجئے۔ نیکی کے کاموں میں تعاون کیجئے اور گناہ کے کاموں میں تعاون نہ کیجئے۔ جیسے معین اختر صاحب نے توبہ کی ہے اسی طرح شوبز سے منسلک تمام افراد کو توبہ کرنی چاہئے۔

آپ اپنے اخبار میں شوبز نیوز اور ناجائز تصاویر کی بجائے انہی جگہوں پر کسی آیت کا ترجمہ شان نزول اور مختصر تفسیر لکھئے۔ اقوال صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھئے اور تزکیہ نفس (جہاد اکبر) کرنے کی باتیں اور قوت بازو سے کفار اور دشمنان اسلام کا قلع قمع کرنے کے بارے میں لکھئے۔ تمام مسلمانوں کو اسلامی زندگی کا نمونہ پیش کرنے کے لئے تجاویز دیجئے (تاکہ ہم مسلمان غیر مسلموں کو ایٹم بم سے ڈرانے کی بجائے پیاری سی اسلامی ثقافت پیش کرکے ان کے دل جیت سکیں اور اسلام کے بارے میں ان کی نظریاتی پیچیدگیاں دور ہوں۔

یہ طریقہ کار بالکل غیر اسلامی ہے کہ ہفتے کے سات دنوں میں کسی دن اسلامی صفحہ کسی دنوں عورتوں کا صفحہ کسی دن Week End میگزین اور کسی دن شوبز کا صفحہ ہو اور روزانہ اخبار میں کوئی نہ کوئی فحش تصویر ہو اور کبھی مقابلہ حسن کی تصویریں ہوں یا کھیل کے صفحہ پر ننگی ٹانگوں والی ٹینس کی کھلاڑیوں کی تصویریں ہوں۔ یہ سب کیا ہے؟ کیوں ہم سب علم رکھتے ہوئے بے عمل بن رہے ہیں جبکہ ہم عالم بے عمل کی سزا کے بارے میں

حدیث مبارکہ لکھتے اور پڑھتے رہتے ہیں۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینا نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ تو قریب قریب ایسے ہی ہے جیسے عین جہاد کے وقت جب لڑائی زوروں پر ہو تو بھاگ کر گھر آجانا اور کھیل تماشے اور عیش و عشرت میں مصروف ہوجانا۔ آپ نے کبھی سوچا ہے کہ آپ عورتوں کی تصاویر چھاپ کر بدنگاہی اور آنکھوں کے زنا کا باعث بن رہے ہیں اور آپ کسی بھی قسم کے غیر شرعی کام کا اشتہار چھاپ کر حکم الٰہی سے انحراف کررہے ہیں اور برائی میں تعاون کررہے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کررہے ہیں۔ شیطان اور نفس کو راضی کررہے ہیں۔ نظریہ اسلام اور نظریہ پاکستان (دو قومی نظریہ) کی عملی طور پر نفی کررہے ہیں۔ تحریک پاکستان کے تمام مخلص قائدین و کارکنان سے بے وفائی کا جرم کررہے ہیں۔ اولیاء اللہ کا دل دکھا رہے ہیں۔ شریف اور نیک مسلمانوں کی روزانہ دل آزاری کررہے ہیں کہ ضرورتاً ان کو اخبار خریدنا اور پڑھنا پڑتا ہے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صحافی انہیں ناپسندیدہ' غیر اسلامی اور بے حیائی پر مبنی باتیں پڑھنے اور دیکھنے کو بھی ساتھ ہی چھاپ دیتے ہیں۔ علم اور شعور پھیلانے کے نام پر جنسی ہیجان پھیلایا جاتا ہے۔ یقیناً صحافت ایک باوقار پیشہ ہے۔ خدارا اسے باوقار ہی رہنے دیجئے۔ مسلمان ہونے کے ناطے آپ کسی نہ کسی فقہ یا مسلک کو تو مانتے ہوں گے۔ ایسا کیجئے کہ جس فقہ یا مسلک کو آپ مانتے ہیں اس فقہ یا مسلک کے عالم سے رہنمائی لیجئے کہ آپ کو اس زمانے میں معاشرے کی سماجی اور اصلاحی ضروریات پوری کرنے کیلئے اخبار کیسے چھاپنا چاہئے۔ کیا جائز ہے اور کیا ناجائز۔ پھر اس کے مطابق عمل کیجئے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کیجئے۔ (طلب کرو' عطا پاؤ' پھر عطا ہوجانے کے بعد غرور نہ کرو شکر کرو) یا پھر آپ خود ہی قرآن و حدیث کا مطالعہ کیجئے۔ اس نیت کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ دین کی سمجھ عطا کرے اور ایسے کام کرنے کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہوجائے۔

ایک مخلص پاکستانی اور سچا مسلمان ہونے کے ناطے ہماری یہ خواہش ہونی چاہئے کہ ہمارے ملک میں۔

(i) میڈیا کا استعمال (الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا دونوں کا استعمال) عین دین اسلام کی تعلیمات کے مطابق ہو۔

(ii) فلم انڈسٹری سے فحاشی اور عریانی کا خاتمہ ہو یعنی عورتوں اور مردوں کا لباس ساتر ہو' چست لباس نہ پہنے جائیں۔ بے ہودہ ڈائیلاگ نہ ہوں۔ ڈانس نہ ہو۔ پھر اگر ان باتوں کے باوجود بھی عین شریعت کے مطابق (جس میں یہ بات شامل ہے کہ مرد اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور غیر محرم عورتیں اپنے بناؤ سنگھار اور زینت نہ دکھائیں) ڈرامے' فلمیں اور تھیٹر شو نہ پیش کیے جا سکیں تو لازماً فلم انڈسٹری' ڈرامہ' سٹیج ڈرامہ اور میوزیکل شو وغیرہ بند کرنے پڑیں گے۔

(iii) بازار حسن بند کیے جائیں۔ طوائفوں کو قید کر کے انہیں توبہ کرنے کی تلقین کی جائے اور انہیں اسلام کی بابرکت اور باحیا زندگی گزارنے کے ثمرات سے آگاہ کیا جائے۔ اس سلسلے میں ان کی تربیت کی جائے اور پھر باعزت طور پر ان کے نکاح کرائے جائیں اور ان کی جرأت (جو کہ وہ بے حیا بن کر فی الوقت دکھا رہی ہیں) اسلام کی تبلیغ اور شرم و حیا پھیلانے کی جرأت بن جائے۔ (اے اللہ جل شانہ کریم' اے قادر مطلق ہماری اس دعا کو بھی قبول فرما لے اور ایسا ہی ہو جائے۔ آمین)

(iv) ریڈیو اور ٹیلیویژن پر مسلمانوں کے اجتماعات اور جلسوں میں ہونے والے بیانات اور خطابات' نعت خوانی اور دعائیں نشر کی جائیں۔ مسلمانوں میں اتحاد اور فکری ہم آہنگی پیدا کرنے کی تجاویز پر مبنی سیمینار منعقد کرا کے ریڈیو اور ٹیلیویژن پر نشر کیے جائیں۔

(v) گانے باجے فوری طور پر بند کیے جائیں یا کم از کم ایک آرڈیننس جاری کر کے دکانوں اور گھروں میں اونچی آواز میں اور بسوں' ویگنوں اور پارکوں وغیرہ میں گانے اور وی سی آر پر فلمیں وغیرہ دکھانے کو قانوناً ممنوع قرار دیا جائے کیونکہ مذہبی ذہن رکھنے والوں کو سفر میں درود شریف پڑھنے' ذکر اللہ کرنے اور خصوصاً اپنی اولاد کی اسلامی تربیت کے معاملے میں ان بے ہودگیوں کی وجہ سے بہت مشکل پیش آ رہی ہے۔

(vi) رشوت' ٹیکس چوری' ناجائز کمیشن' صنعت و تعمیر میں کوالٹی کنٹرول نہ کرنا'

دھوکہ، چوری، ڈاکے، سود کا لین دین، اغوا اور بم دھماکے وغیرہ ختم ہوں۔ ایماندار اور چوکس پولیس ہو جو مجرموں کو پکڑے اور عدلیہ کے عادل اسلامی قانون کے مطابق ان کو سزائیں دیں۔

(vii) عوامی جگہوں، پارکوں، بس اڈوں اور ریلوے سٹیشنوں پر چھوٹی چھوٹی مساجد کی بجائے بڑی بڑی وسیع مساجد تعمیر کی جائیں۔ نمازوں کے اوقات میں بسوں، ویگنوں اور ریل گاڑیوں کو روک کر تمام مسلمان مسافروں کیلئے (طہارت اور وضو کے انتظام کے ساتھ) نماز ادا کرنے کی سہولت فراہم کی جائے۔

(viii) ملکی و غیر ملکی گندی فلموں پر، گندے رسالوں اور بے حیائی والی تصویروں کے پوسٹرز کو درآمد کرنے پر، فروخت کرنے پر پابندی لگائی جائے اور فوری طور پر لڑکیوں کی تصویروں والے پوسٹر اور سائن بورڈ، سڑکوں کے کناروں، چوراہوں، بسوں اور دیگر پبلک مقامات وغیرہ سے ہٹا لئے جائیں اور آئندہ کے لئے انہیں لگانے پر قانوناً پابندی عائد کر دی جائے۔

میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ Titanic فلم میں ایک لڑکی کے ننگے پستان تک دکھائے گئے ہیں۔ یہ فلم پاکستان کے سینماؤں میں بھی چلتی رہی۔ ویڈیو سنٹروں پر بھی بکتی رہی۔ ٹی وی پر بھی اس کی تشہیر ہوئی۔ شرم آنی چاہیے ان فلموں کو درآمد کرنے والوں کو، سینما پر اور وی سی آر پر دکھانے والوں کو اور دیکھنے والوں کو اور ٹی وی پر تشہیر کرنے والوں کو۔

علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔

مسلمان نہیں خاک کا ڈھیر ہے　　　　بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے

پاکستان کے پبلک مقامات ایسے ہونے چاہئیں کہ شریف النفس انسان اپنے بیوی بچوں کے ساتھ بلا جھجک اور بغیر کسی پشیمانی کے وہاں سے گزر سکے۔ کیا آپ سوچ سکتے ہیں کہ ایک دینی مزاج کا مخلص پاکستانی جب لکشمی چوک لاہور سے یا کسی سینما کے سامنے سے بچوں کے ساتھ گزرتا ہو گا تو اس کے دل میں کیسے کیسے احساسات جنم لیتے ہوں

گے۔ وہ اپنے دس سال کے بچے کو کس منہ سے کہے گا کہ یہ وہی پاکستان ہے جو اس نعرے پر حاصل کیا گیا تھا۔ پاکستان کا مطلب کیا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وسلم)

اگر کوئی شخص خود اپنے دل میں ایسے احساسات موجزن ہوتے دیکھنا چاہے تو نماز پڑھ کر کچھ وقت یادالٰہی میں صرف کرے۔ سورۃ واقعہ باترجمہ پڑھے اور سورۃ العصر پر بھی غور کرے۔ مجھے امید ہے کہ اس کا ضمیر ضرور جاگے گا اور کچھ عرصہ میں ہی اسے نفس مطمئنہ حاصل ہو جائے گا۔

جب ضمیر جاگے تو فوراً صدق دل سے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کریں اس کے معانی و مفہوم پر توجہ دیں۔ پھر اپنے کاموں کو قرآن و سنت کے مطابق کریں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم خشوع خضوع کی کوشش کے ساتھ پانچ وقت کی نمازیں پڑھیں اور کبھی بھی مارکسزم اور سوشلزم کی طرف دھیان نہ دیں اور نہ ہی ملحد مفکرین کا انداز فکر اختیار کریں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو دین اسلام کا سچا ہیرو بنائے۔ ہر مسلمان کو نافع علم عطا فرمائے۔ تمام صحافیوں کے دلوں کو نور ایمان سے بھر دے اور انہیں اخبار کے اوراق کا جائز استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں اللہ کرے تجھ کو عطا جدت کردار

غور و فکر کرنے والے اور اصلاح چاہنے والے صحافی خلوص دل سے یہ دعا مانگا کریں۔ رب زدنی عِلما — یا فتّاح — یا علیم

والسلام
دعاؤں کا طالب
احمد عبداللہ

ضروری استدعا

میرے اس خط کو آپ اخبار میں مت چھاپئے گا۔ دینی باتیں جو کہ آپ اخبارات میں چھاپتے ہیں وہ تب تک درست طریقہ نہیں جب تک آپ اخبارات کی حرمت کا خیال نہیں رکھتے۔

اس کی مثال میں یوں دیتا ہوں کہ اگر آپ کے دو خادم ہوں اور ایک خادم صاف ستھرا، صحت بخش دودھ صاف ستھرے برتن میں ڈال کر آپ کے کنبے کو دے تو آپ کا گھرانہ صحت مند ہوگا جبکہ دوسرا خادم وہی صاف ستھرا، صحت بخش دودھ میلے کچیلے، جراثیم آلود برتن میں ڈال کر آپ کے گھر والوں کو پیش کرے تو اس کو پینے سے سب بیمار پڑ جائیں گے۔

اسی طرح تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ اس کی خدمت انبیاء کرام علیہم السلام، علماء کرام اور مخلص دینی مفکرین و مبلغین کی طرح اس طرح کیجئے کہ یہ کنبہ روحانی طور پر صحت مند ہو جائے۔

آپ سوچ سکتے ہیں کہ اسلام کی بہترین تعلیمات اور دینی مسائل جب آپ اپنے اخبارات ہفت روزہ رسائل اور ماہناموں میں شائع کرتے ہیں جبکہ ان کے سرورق اور اندر کے صفحات پر لڑکیوں کی تصویریں ہوتی ہیں تو اس طرح معاشرے میں نظریاتی پیچیدگیاں اور الجھنیں پیدا ہوتی ہیں۔ اچھی باتوں اور تجاویز کا بھی اثر نہیں ہوتا کیونکہ برکت اٹھ جاتی ہے نیز اخبارات کو بطور ردی استعمال نہیں ہونا چاہئے۔ اخبارات کو حفاظت سے رکھا جانا چاہئے۔

پابند شریعت شریف النّفس مسلمانوں کیلئے اخبار بینی کے مسئلے کا حل

اخبار آج کے دور کی اہم ضرورت ہے۔ علاقائی' ملکی' بین الاقوامی خبریں' سیاسی اور غیر سیاسی خبریں' جرم و سزا کے واقعات' عدالتی فیصلے' سائنسی تحقیق' صنعتی اور زرعی ترقی کی خبریں' تجارتی خبریں اور معاشرتی مسائل پر مبنی رپورٹیں وغیرہ وغیرہ اخبار میں ہوتی ہیں۔ ان سب کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ایک فطری انسانی جذبہ ہے جو کہ جائز بھی ہے۔

لیکن کیا کیا جائے تصویروں کا' خصوصاً عورتوں اور جوان لڑکیوں کی بے پردہ' نیم برہنہ تصاویر کا' شوبز نیوز کا' مقابلہ حسن کی خبروں اور تصاویر کا' ٹینس کے ۱ کی کھلاڑیوں کی برہنہ ستر یعنی گندی ترین تصاویر کا' ہیجان انگیز خبروں کا' ح' ش اور ر کے ساتھ زیادتی کی خبروں کا' بلا تحقیق و ثبوت سکینڈل کی خبروں کا' فیملی انٹرویو کا (کہ ہمارے معاشرے میں کتنے ایسے گھرانے ہوں گے جو چاہتے ہیں کہ ان کے گھر کی عورتوں کی تصاویر اس طرح اخبار میں چھپیں۔)

میگزین کے پہلے صفحے اور اندر کے صفحات پر ''تیزی سے ابھرتی ہوئی' ترقی کرتی ہوئی فنکارہ فاحشہ'' کی تصاویر کا۔

سپورٹس کی خبریں کھیل کے شائقین کے لئے ہیں۔ ان میں بھی چست لباس کے ساتھ کھیلنے والوں اور کھیلنے والیوں کی تصاویر لگائی جاتی ہیں۔

اب آتے ہیں اشتہارات کی طرف۔ ضرورت ہے کے اشتہارات' صحت عامہ اور عوام کے مفاد میں حکومت کے مختلف محکموں کی طرف سے ہدایات کے اشتہار' دیگر عوامی

اشتہارات جو کہ جائز لین دین اور جائز عوامی خدمت کرنے /کاروبار کرنے کے اشتہارات ہیں۔ وہ تو ٹھیک ہیں۔

مگر کیا کیجئے ان بیوٹی کریموں' صابنوں' ہیئر ریموونگ کریموں اور زیر جامہ کی فروخت کے بے ہودہ اشتہاروں کا اور حکومت سے رجسٹرڈ ڈاکٹروں اور حکیموں کے ''کارناموں'' سے حاصل ہونے والی دوائیوں کے اشتہارات کا۔ اللہ کرے کہ کارنامے بھی ٹھیک ہوں اور دوائیاں بھی فائدہ مند ہوں مگر ان اشتہارات میں ننگی تصاویر چھپوانے اور چھاپنے کا کارنامہ یقیناً مضر برائے صحت جسمانی ہے اور روحانی صحت کو برباد کرنے والا زہریلا ٹیکہ ہے۔

یوں اخبار (پرنٹ میڈیا) بھی ایک فتنہ بن گیا ہے۔ جی ہاں یہ بھی تو ذہین و چالاک فتنہ ہے۔

اب اس سلسلے میں ہمارے علمائے کرام اخبار نہ پڑھنے کا کہیں تو ''ترقی پسند'' لوگ انہیں دقیانوسی اور زمانے کی دوڑ سے پیچھے رہ جانے والے قرار دیتے ہیں۔

ایک اور بات! وہ یہ کہ دینی مسائل اور مذہبی معلومات کے ایڈیشن یعنی اشاعت خاص اور اس کے علاوہ روشنی اور مینارۂ نور وغیرہ کے عنوان سے اسلامی تعلیمات کے کالم بھی تو اخبارات میں چھاپے جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ اعلان نماز جنازہ' قل' چہلم' عرس' دینی محافل' جلسے و جلوس کے اشتہارات بھی اخبار میں چھپتے ہیں۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ اخبار میں کہیں ان اشتہارات کے ساتھ ہی کسی تقریب میں شرکت کرنے والی فیشن کی ماری لڑکی /طالبہ کی تصویر ہوتی ہے۔

معزز قارئین! آپ سوچ رہے ہوں گے کہ یہ سب کچھ آپ کو بتانے کا' آگاہ کرنے کا میرا مقصد کیا ہے؟

مجھے بھی پتہ ہے کہ یہ سب باتیں آج کے سولہ سال کے نوجوان کو بھی پتہ ہیں اور سب کچھ چل رہا ہے۔ مجبوری ہے کہ اسلامی حکومت نہیں ہے۔ عادل اور پابند شریعت

حکمران نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہم مجبوروں، بے کسوں پر رحم فرمائے اور ایسے کام کرنے کی ہمیں ہدایت و توفیق عطا فرمادے کہ ہمیں عادل، پابندِ شریعت اور عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حکمران عطا ہوجائے۔ آمین۔

اب ہم کیا کریں؟ اخبار پڑھیں کہ نہ پڑھیں؟؟ آیئے اپنی سوچوں کو لے جاتے ہیں مدینہ کی طرف

جس وقت تھے خدمت میں ان کی ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ (علیہم الرضوان)

اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار کا عالم کیا ہوگا

ہجرت مدینہ ہوچکی۔ مدینہ شریف میں میٹھے پانی کا ایک ہی کنواں (بیئر رومہ) تھا اور وہ ایک یہودی کی ملکیت تھا۔ وہ یہودی وہ مسلمانوں کا دشمن، مسلمانوں کو اس کنویں سے پانی نہیں لینے دیتا تھا۔ اگر دیتا بھی تھا تو بہت مہنگے داموں دیتا تھا۔

ایسے میں صحابیٔ رسول، ذوالنورین پیارے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا دل مسلمانوں کی خدمت کیلئے بے چین ہوگیا۔

آپ اس یہودی کے پاس گئے اور کنویں کو خریدنے کے سلسلے میں بات کی پہلے تو وہ فروخت کے لئے تیار نہ ہوا۔ بعد میں وہ فروخت کیلئے آمادہ تو ہوگیا مگر نہایت مہنگے داموں اور وہ بھی نصف وقت کیلئے۔

معاہدۂ بیع یہ طے ہوا کہ اس کنویں سے دو دن مسلمان پانی لے سکیں گے اور اگلے دو دن مسلمان پانی نہیں لے سکیں گے۔ صرف غیر مسلم لے سکیں گے۔

اب تو تمام مسلمان بہت خوش ہوگئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہایت خوش ہوئے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے راضی ہوگئے۔ سبحان اللہ۔

سب مسلمان اپنی چار دنوں کی ضرورت کا پانی دو دن میں حاصل کر لیتے اور اگلے دو دن اس یہودی کے پاس کوئی مسلمان گاہک نہ آتا۔ یہودی بہت پریشان ہوا کہ یہ کیا ہوگیا۔ اتنے زیادہ درہم تو ہاتھ آگئے لیکن مسلمانوں کو ایک تنگی سے نجات مل گئی۔ اس کو

یہی رنج تھا کہ مسلمانوں کو تنگ کرنے کا ایک ذریعہ ہاتھ سے نکل گیا۔

مجبوراً اس نے باقی دنوں کے لئے بھی کنویں کو فروخت کردیا اور حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے اسے مکمل طور پر خرید لیا۔ پھر سب لوگ اس کنویں سے مفت پانی حاصل کرتے۔

یہ واقعہ آپ نے پڑھ لیا۔ اس واقعہ کا اخبارات والے مسئلہ سے بظاہر کوئی تعلق نہیں بنتا۔ کوئی مطابقت بھی نظر نہیں آتی۔

مگر جب رمضان المبارک کا ستائیسواں روزہ رکھا ہو۔ رات نعت خوانی سننے نوافل ادا کرنے اور دعائیں مانگنے میں گزاری ہو اور دل کی گہرائیوں سے یہ شعر پڑھا ہو۔

آپ ﷺ سے بس آپ ﷺ ہی کو مانگتا ہے یا نبی ﷺ
آپ ﷺ کا ادنیٰ گداگر سبز گنبد دیکھ کر

تو پھر سوچیں اور خیالات بھی مدنی بن جاتے ہیں۔ ذہن بھی حجازی بن جاتا ہے۔ مجھ ناچیز کا ایک ناقص سا اندازہ ہے اور میرا دل یہ کہتا ہے کہ ہمارے ملک میں تقریباً آدھے لوگ تو ضرور یہ چاہتے ہیں کہ وہ ناجائز باتوں سے پاک اخبارات پڑھیں جو معلوماتی بھی ہوں اور ان میں ہر طرح کی ایسی خبریں اور ایسے اشتہارات ہوں جو کہ شریعت مطہرہ کے مطابق جائز کے زمرے میں آتے ہوں۔

آیئے ہم مطالبہ کریں اخبارات چھاپنے والوں سے (یعنی تمام شعبوں کے انچارج افسران سے) کہ اخبارات اس طرح شائع کریں کہ پابند شریعت رہنے کی کوشش کرنے والے اور پابند شریعت ہونے کی خواہش رکھنے والے لوگ بھی انہیں پڑھ سکیں۔ یعنی تمام اخبارات و رسائل اور جرائد وغیرہ دین اسلام کی تعلیمات کے مطابق شائع کئے جائیں۔

یہ مطالبہ بہت سخت ہے۔ اسے ماننا بہت مشکل ہے۔ یہ مطالبہ پورا نہیں ہوسکتا۔ (مگر جو صحافی بھائی اور بہنیں' بزرگ' خواتین و حضرات خوف خدا رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اس مطالبے کو پورا کرنا عذاب الٰہی سہنے سے تو یقیناً آسان ہے۔) یہ مطالبہ تسلیم کرنے سے ہوسکتا ہے کہ اخبار کی فروخت (Sale) آدھی رہ جائے یا اس سے بھی کم اور پھر حد

سے بڑھے ہوئے اخراجات پورے نہیں ہوں گے۔ ذرا ان اخبارات کے دفاتر کی عمارات تو دیکھیں۔ اخراجات واقعی بہت زیادہ ہیں۔ مہنگی بجلی کے دور میں مہنگائی کے خلاف لکھنے والے اخبارات کے دفاتر میں ایئر کنڈیشنر لگے ہوئے ہیں۔ (لوگوں کو سادگی اپنانے کی ترغیب دینے کیلئے فیچر شائع کرنے والوں کو خود بھی تو سادگی اپنانی چاہئے۔)

تو اب کیا ہوگا؟ کیا یہ سلسلہ جاری رہے گا؟ اور کب تک جاری رہے گا؟

آج رات تو مسلمانوں نے بہت عبادات کی ہیں۔ بڑی دعائیں مانگی گئی ہیں۔ ان عبادات اور دعاؤں کی خبر اخبارات میں چھپ جائے گی اور بس!

چلئے ایسے کرتے ہیں کہ جس طرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے آدھے وقت کیلئے کنواں خریدا۔ اس طرح ہم بھی اپنے مطالبے کو آدھا کردیتے ہیں۔ اب ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ہر اخبار (یا گروپ آف نیوز پیپرز) اپنے چھپنے والے اخبارات کی کم از کم آدھی تعداد اسلامی تعلیمات کے مطابق چھاپے اور باقی کی آدھی تعداد اپنی مرضی سے جیسے مرضی چھاپے (باقی کی آدھی تعداد بھی اسلامی تعلیمات کے مطابق چھاپ سکتے ہیں پابندی تو نہیں ہے نا)

پریس سے وابستہ افراد کو یہ مطالبہ لازماً تسلیم کرنا چاہئے ورنہ مذہبی طبقہ (جس کی تعداد آپ کے فیچرز کے مطابق بڑھتی جارہی ہے) مزید مضطر ہوجائے گا اور اسلامی احکامات کی پابندی کی کوشش کرنے والے افراد خود کو بے کس اور لاچار محسوس کرتے رہیں گے۔

قرآن پاک میں ہے۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ

ترجمہ: یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے (اور حاجت روائی فرماتا ہے) جب اسے پکارے اور دور کردیتا ہے برائی (پارہ نمبر 20 سورۂ نمل)

اس کا ورد کرنے والے مضطر کی دعا بہت تیزی سے عرش تک پہنچتی ہے اور جب بہت سے مضطر مل کر اس آیت کو پڑھیں گے اور ظلم سے نجات کی دعائیں مانگیں گے تو وہ دعائیں یقیناً قبول ہوں گی۔

میری اس تحریر سے اخبارات کے مالکان اور مدیران یہ نہ سمجھیں کہ میں نے انہیں یہودی کہا ہے! میں اخبارات کی حق گوئی (یعنی حق نویسی) اور بے باکی کا معترف ہوں بلکہ پورا مذہبی طبقہ ہی اس بات کا معترف ہے کہ اخبارات نے حکمرانوں اور بیوروکریسی کی کرپشن کے خلاف اور تمام ملک دشمن / اسلام دشمن عناصر کے خلاف بہت کچھ لکھا ہے اور پریس ان کے مذموم مقاصد کی تکمیل میں رکاوٹ بنا رہا ہے۔

دراصل اکثر اسلامی ممالک اور ہمارا پیارا ملک پاکستان بھی یہودیوں اور عیسائیوں کے معاشی شکنجے میں ہے اور ہم معاشی طور پر (بظاہر) ان Bosses کے شکنجوں میں ہیں۔

ہمیں چاہئے کہ ہم جلدی سے اپنے حقیقی Greatest Boss جل جلالہ اور اس کے مقرر کردہ Chief Executive صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کریں یعنی ان کے جاری کردہ احکامات پر عمل کریں۔

ہمارے ایک Chief Boss حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ جل شانہ کریم کو امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عذاب نازل کرنا مقصود ہوتا (یعنی اسے مکمل طور پر نیست و نابود کرنا ہوتا) تو اس امت کو رمضان المبارک کی نعمت نہ دیتا۔

رمضان المبارک کے ستائیسویں روز علی الصبح ملنے والی اس سوچ' اس مطالبے کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے میرے ذہن میں ڈالا ہے اور یہ نعت خوانی' نوافل اور شب بیداری کی توفیق ملنے پر مکی' مدنی' حجازی تحفہ ہے۔ میں یہ تحفہ اپنے صحافی بھائیوں' بہنوں اور بزرگوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ یہ تحفہ قبول فرمائیے اور میری مغفرت اور دنیا و آخرت کی بھلائی کیلئے بھی دعائیں کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دنیا و آخرت کی بھلائیاں عطا فرمائے اور عذاب قبر' عذاب حشر اور عذاب جہنم سے ہمیں بچائے۔ آمین!

(بجاہ النبی الامین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم)

براہ مہربانی توجہ فرمائیں

مبارک قبول فرمائیں

پاکستانی معاشرے کے مسلمان حضرات وخواتین میری طرف سے رمضان المبارک کی عبادات کی مبارک اور عید مبارک قبول فرمائیں۔ میری طرف سے سب کو بار بار اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کے الفاظ اپنی زبان سے کہنا بھی مبارک ہو۔

پاکستانی معاشرے کے مسلمان ذرا یہ سوچیں کہ جب وہ یہ نہیں چاہتے کہ ان کی بیوی، بیٹی، بہن، ماں یا بہو وغیرہ ٹی وی پر یا فلم میں یا سٹیج ڈرامہ میں آئیں یا اخبارات کے صفحات پر ان کی تصاویر آئیں۔ میگزین وغیرہ کے پہلے صفحہ پر آئیں یا ان کی کوئی تصویر سڑکوں اور چوراہوں پر یا سائن بورڈ پر لگی ہو یا یہ کہ صابنوں، سامان آرائش اور دیگر اشتہارات کے پوسٹروں پر لگی ہو.........

تو وہ کسی اور کی ماں، بہن، بیٹی، بیوی یا بہو کی تصاویر کو اس طرح دیکھنا کیوں چاہتے ہیں یا کیوں ناپسند نہیں کرتے۔ کیوں اس کی اجازت دیتے ہیں۔ کیوں اس سے منع نہیں کرتے۔ کیوں اس کے خلاف جہاد بالقلم نہیں کرتے اور کیوں ان کا ساتھ نہیں دیتے جو اس گناہ کبیرہ کے تدارک کیلئے (گنتی کے بے حیا، بچے بے حیا مردوں اور عورتوں کے خلاف) جہاد باللسان اور جہاد بالقلم کر رہے ہیں۔

"پوری دنیا خصوصاً پاکستان کے مسلمان توجہ فرمائیں"

کیا ہم مقبوضہ کشمیر فتح کرنے کے بعد سرینگر کے کسی چوک کو لاہور کے لکشمی چوک

کی طرح بنائیں گے؟ ...... کیا وہاں کی خوبصورت وادیوں میں بھی ہمارے ملک کے اداکار اور اداکارائیں ڈانس فلمبند کرائیں گی؟؟ کیا وہاں کی بھی کسی سڑک کا منظر مری کی مال روڈ جیسا ہوگا؟؟؟ نہیں نہیں نہیں !!!

اس لئے خدارا جتنا پاکستان اس وقت حاصل ہے اسے تو ہم حقیقی پاکستان بنائیں اور اگر ہم مجاہدین کی ہر طرح سے اسلامی تعلیمات کے مطابق حمایت و مدد کرتے رہے تو انشاء اللہ تعالیٰ جل شانہ کریم! جنت نظیر کشمیر بھی بن جائے گا۔ پاکستان انشاء اللہ تعالیٰ جل سبحانہ رحیم!

ملک و قوم کی سلامتی اور ترقی اور دنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے تمام پاکستانی ابتدائی طور پر صرف درج ذیل تین کاموں کو اپنالیں۔

(۱) نماز (۲) رزق حلال (۳) شرم و حیا اور اسلامی آداب

بے حیائی پھیلانے والوں کو دعوت توبہ

مروجہ اداکاری میں غیر محرم کو نظریں جما کر دیکھنا ہوتا ہے جو کہ صریحاً غیر اسلامی فعل ہے۔ ٹی وی اور فلم سٹوڈیوز کے ماحول کو تو عام شریف آدمی بھی اچھا نہیں سمجھتا۔ ایسے کئی افراد آپ کو معاشرے میں مل سکتے ہیں جنہوں نے کچھ عرصہ اس ماحول میں کام کیا لیکن اس ماحول کو اپنی اخلاقی روایات اور اسلامی تعلیمات کے منافی سمجھتے ہوئے چھوڑ دیا۔ ٹی وی سٹیشن اور فلم سٹوڈیوز میں عورت کے لئے چہرہ چھپانے کی پیارے اور محترم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تاکید (جو کہ احکام اسلام کا درجہ رکھتی ہے) کو نہایت بے باکی سے نظر انداز کیا جاتا ہے۔ عورت کے سر کے بال (جو کہ ستر کا حصہ ہیں) بھی ڈھانپے نہیں جاتے اور اکثر اوقات عورت کے بازو بھی ننگے ہوتے ہیں۔

مزید کیا کیا خرافات ہیں!!!

اگر اصلاح چاہنے والے مذہبی و سیاسی رہنما خود بھیس بدل کر کبھی ٹی وی سٹیشن یا فلم سٹوڈیوز یا تھیٹر کا دورہ کریں یا وہاں کام کرنے والوں سے ہی پوچھ لیں تو معلوم ہو جائے گا کہ سورۂ نور اور سورۂ احزاب میں موجود پیارے پیارے احکام دین کا کیسے مذاق اڑایا جا رہا ہے۔

کیا آپ ایسا نہیں کر سکتے کہ ان "فنکاروں" کو (جو کہ اسلامی تہذیب کو غیر اسلامی طریقوں سے پھیلانا چاہتے ہیں) آئندہ کی نصیحت والی توبہ (توبۃ النصوح) کی تلقین کریں۔ انہیں کہیں کہ سچے دل سے اس چھوٹے سے استغفار کو پڑھ لیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰی رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

اس کے بعد سورۂ فاتحہ بھی (مطالب پر غور کر کے) پڑھ لیں۔

پھر حرید ہمت کر کے پانچواں اور چھٹا کلمہ بھی پڑھ لیں۔

ان میں سے جن اشخاص نے عمرہ یا حج کی سعادت حاصل کی ہے انہیں طواف کے دوران مانگی جانے والی دعائیں ایک بار پھر اخلاص کے ساتھ مانگنے کی تلقین کریں۔

اب ہم دعا مانگتے ہیں۔

یا اللہ جل جلالہ کریم' الغفور الرحیم! شوبز سے منسلک تمام لوگوں کے دلوں کو بھی نورایمان سے بھردے اور ان کی موجودہ برائی پھیلانے والی بے باکیوں کو دین اسلام پھیلانے کی بے باکی میں بدل دے۔ آمین! یا رب! ہمیں ایسا بنادے کہ ہم سب خود بھی جائز کام کریں اور دوسروں کو بھی جائز کام کرنے کو کہیں۔ خود بھی ناجائز کاموں سے بچیں اور تمام مسلمانوں کو بھی ناجائز کاموں سے رک جانے کی تلقین کریں۔ آمین!

بجاہ النبی الامین۔ سید المرسلین۔ شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

علماء کرام اور دینی سکالرز اس بارے میں کوئی تقریر بھی کر سکتے ہیں یا کوئی مضمون (جو کہ زناہ کے قریب لے جانے والے کاموں کی قباحت سے متعلق ہو) تحریر کر کے شائع کیا جاسکتا ہے۔

اس کے بعد بھی بالفرض اگر زیادہ کامیابی نہیں ملتی۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اگر شوبزنس والے کثیر تعداد میں تائب نہیں ہوتے تو ہر اصلاح پسند کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اس کا کام صرف حق بات کہنا ہے اور نیکی کی دعوت دینا ہے۔ ہدایت ملنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ ہدایت کچھ عرصہ کے بعد ملے اور رب کریم ہماری استقامت کی آزمائش کرے۔

طارق کی دعا

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی
شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی
کیا تو نے صحرا نشینوں کو یکتا
خبر میں، نظر میں، اذانِ سحر میں
طلب جس کی صدیوں سے تھی زندگی کو
وہ سوز اس نے پایا انہیں کے جگر میں
دلِ مردِ مومن میں پھر زندہ کر دے
وہ بجلی کہ تھی نعرۂ "لاتذر" میں
عزائم کو سینوں میں بیدار کر دے
نگاہِ مسلماں کو تلوار کر دے

(علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

زندگی آمد برائے بندگی

باعمل اور فرمانبردار مچھر بے عمل اور نافرمان انسان سے بہتر ہے۔
مچھر نے حکم الٰہی سے ایک آمر ایک ڈکٹیٹر (Dictator) کی ناک سے ہوتے ہوئے سر میں گھس کر اس کے سر پر جوتے پڑوائے اور اسے واصل جہنم کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔ میرا نہیں خیال کہ وہ مچھر اس کے بعد زندہ باہر آسکا ہو۔ ہاں مگر حیات جاودانی ضرور پا گیا۔

تو کیا ہم احکم الحاکمین جل جلالہ کے حکم سے تبلیغ سنت، تبلیغ احکام اسلام اور تبلیغ نظریہ اسلام نہ کریں۔

دین اسلام کی تعلیمات میں فکر کرنا، اپنا سارا مال و دولت راہ حق میں خرچ کر دینے سے زیادہ باعث اجر ہے۔

ظالم کو ظلم سے روکنا اس پر رحم کرنا ہے (اور اگر یہ کام منظم ہو کر، ایک تنظیم بن کر، ایک امیر کی اطاعت کرتے ہوئے کیا جائے تو زیادہ موثر ہوگا۔)

نماز فجر باجماعت پڑھنا، رات بھر نوافل پڑھنے سے زیادہ باعث ثواب ہے۔
جس کے پاس ایک دن اور رات کا کھانا اور پہننے کے لئے کپڑے ہوں تو اس کے لئے سوال کرنا جائز نہیں۔

جو شخص چور کا مال خریدے۔ یہ جانتے ہوئے کہ یہ مال چوری کا ہے تو وہ بھی چور کے گناہ میں شامل ہو گیا۔

زندگی آمد برائے بندگی — زندگی بے بندگی شرمندگی

صرف درج ذیل تین باتوں پر توجہ دے کر اور اس کے لئے معاشرتی ماحول بنا کر ہم سب فلاح دارین پا سکتے ہیں۔

(۱) نماز (۲) رزق حلال (۳) شرم و حیاء اور اسلامی آداب

اعلیٰ تعلیم یافتہ (گریجوایٹ/پوسٹ گریجویٹ)

بیروزگار افراد کیا سوچ رہے ہیں؟

آج ایک سرکاری محکمے سے فارغ/بیروزگار کیا جانے والا افسر سوچ رہا ہے کہ دنیاوی تعلیم یعنی دولت کمانے کی تعلیم نے ہمیں کیا دیا۔ اسے یاد ہے کہ اس کا ایک دوست پری میڈیکل .F.Sc کا سٹوڈنٹ ''پڑھائی کی محنت'' کرتے ہوئے نماز جمعہ تک ادا نہیں کرتا تھا۔

جی ہاں دنیاوی تعلیم کے حصول کی مصروفیت میں نماز چھوڑنا تو سب کا معمول ہوتا ہے۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں چند طالب علم ہی پابندی سے پانچ وقت نماز پڑھتے ہیں۔

یاد آرہا ہے اسے بہت ذہین طالب علموں (Cream of the Society) کے ساتھ' امتحانات ختم ہوتے ہی ''اعصابی تھکاوٹ'' دور کرنے کے لئے' بے غیرتی پر مبنی گندی گندی' ناچ گانے والی' مرچ مصالحے والی' ساری کی ساری گندی فلمیں دیکھنا۔

یاد ہے اسے تھیٹر جانا اور پڑھے لکھے لوگوں کے زیراہتمام پیش کئے جانے والے سٹیج ڈراموں میں فحش مکالمے سننا اور ایسی حرکتیں دیکھنا کہ غیرت مند لوگ ان بے شرموں سے بچنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگیں۔

بھوک اور پیاس کی وجہ سے پڑھائی کم ہونے کے ڈر سے روزے چھوڑنا بھی اسے یاد آرہا ہے۔

جی ہاں ملک و قوم کی ترقی کے نام پر انجینئر' ڈاکٹر' وکیل اور PCS CSSاور پولیس انسپکٹر بننے کی تیاری کرنے والے یہ سب کچھ کرتے ہی رہتے ہیں اور پھر بہت زیادہ ''باشعور'' بن جاتے ہیں۔

کبھی تو ایسا بھی ہوتا رہا کہ اسلامیات کے امتحان کے دن بھی نماز ادا کرنا یاد نہیں اور روزہ رکھنے سے جی گھبراتا تھا۔

وہ کینٹین کے چھوٹوں، ہوسٹل اور گھر کے ملازموں سے بدکلامی کرنا، گالیاں دینا بھی یاد ہے اور سب بدسلوکیاں یاد آ رہی ہیں۔

آہ! صد آہ! اعلیٰ تعلیم کے حصول کے فرض کفایہ (وہ بھی اگر نیت یہی تھی) کی تکمیل میں ہم نے فرض عین، واجب، نوافل اور سنتوں کے مطابق عمل سب کچھ چھوڑے رکھا۔

پھر دوران ملازمت بدعنوانیوں کے ماحول میں حلال و حرام کی پرواہ کیے بغیر جائز و ناجائز کام کرتے رہے اور اب بیروزگار کر دیئے گئے ہیں۔ جو نیک تھے، حلال کماتے تھے اور صرف جائز کام کرتے تھے وہ بھی فارغ کر دیئے گئے ہیں یعنی یہ بات درست ہے کہ گیہوں کے ساتھ ساتھ گھن بھی پس جاتے ہیں۔

غزل

آ گیا ہے شعور توبہ کر | ایک دفعہ ضرور توبہ کر
گھاس اگنے لگی ہے پتھر میں | چھوڑ دے اب غرور توبہ کر
جس نشانی کا ذکر تھا اس کا | ہو گیا ہے ظہور توبہ کر
خواہش وصل میں وسیلہ بنا | اے مرے کوہ طور توبہ کر
وہ جو اک پل صراط ہے نوخیز | کیسے ہو گا عبور توبہ کر

(گل نوخیز اختر)

تیرے سینے میں دم ہے دل نہیں ہے
تیرا دم گرمئ محفل نہیں ہے
گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور
چراغ راہ ہے منزل نہیں ہے

(اقبالؒ)

اسلامی معاشرے کا جائزہ اور فلاح دارین پانے کیلئے سوالنامہ

اسلامی معاشرے کے ابتدائی دور میں حالات ایسے تھے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان بیک وقت عالم بھی تھے اور مبلغ بھی' حافظ قرآن بھی تھے اور مجاہد بھی' تاجر اور کاشتکار بھی تھے' ہنرمند اور مزدور بھی تھے' پیشہ ورانہ ماہر اور Manager بھی تھے۔

بعد میں تعداد بڑھنے پر انتظام مملکت کو مدنظر رکھتے ہوئے خصوصاً حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں محکمے بنا دیئے گئے۔

معلمین' عامل (گورنر) بیت المال کے نگران' مجاہدین کے سپہ سالار اور کمانڈر' اراضی و باغات کے انتظامات کے نگران مقرر کیے گئے۔ مسلمانوں کو حساب کا علم سیکھنے کا حکم دیا گیا۔ اس دور کے اسلامی معاشرے میں بھی ڈاکٹر' قانون دان' ماہرین تعمیرات اور صنعتکار بھی ہوتے تھے۔ اس دور میں پولیس اور ڈاک کے محکمے بھی بنا دیئے گئے۔

الغرض اس دور کی ضرورت کے مطابق بہت سے محکمے بنا کر امور ریاست سرانجام دیئے گئے اور ایک محکمے کے افراد کو دوسرے محکموں میں (علاوہ خصوصی مجبوری و ضرورت کے) ذمہ داریاں نہ سونپی گئیں۔

یہ ایک طرح سے بدعات حسنہ بھی ہیں کہ بہت سے امور صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اپنی فہم و فراست سے تعلیمات اسلام کے مطابق سرانجام دیئے۔ یہی اسلامی تدبر ہے اور یہی فراست مومن ہے۔ یہ سب کچھ ایمان' اتحاد اور تنظیم کا عملی مظاہرہ تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی فراست سے بچتے رہو۔ یقیناً وہ اللہ

تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔

("بچتے رہو" کی تشریح: یعنی اے مسلمانو! اسے اہمیت دو اور اس کی بے ادبی سے بچتے ہو اور اے کافرو! منافقو! اور فاسقو! تم اس کی حکمت عملی کے رعب میں رہو گے۔)

"جیسا کہ ہم رعب ڈالنے کیلئے کہتے ہیں کہ بچ کے رہنا۔"

اولیاء اللہ اور عادل حکمران سچے مومن ہوتے ہیں۔ باادب مسلمان ان کی بے ادبی سے بچتے ہیں ان کی باتوں کو اہمیت دیتے ہیں۔ کفار پر اور فاسقوں پر اللہ کے ولی کا اور عادل بادشاہ کا رعب و دبدبہ ہوتا ہے۔ حضرت داتا علی ہجویری گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کا ادب و احترام ان کے وصال کے بعد بھی اہل برصغیر کے دلوں میں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انگریزوں پر سلطان فتح علی ٹیپو شہید کے رعب کا بھی اہل برصغیر کو بلکہ برطانیہ والوں کو بھی پتہ ہے۔

آج موجودہ صورتحال میں الحمدللہ ہم سب میں ایمان تو ہے لیکن ہم میں سے اکثر افراد میں سب سے کمزور درجے والا ایمان ہے اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ نہ ہم میں اتحاد ہے اور نہ تنظیم۔

موجودہ دور کے اسلامی معاشرے میں بھی علماء کرام' مبلغین' معلمین' مجاہدین (مذہبی تنظیموں کے مجاہدین اور افواج پاکستان) موجود ہیں۔ پیشہ ورانہ ماہر' کاریگر' مزدور' کاشتکار' کاروباری اور ملازمت پیشہ افراد بھی موجودہ اسلامی معاشرے میں ہیں مگر اتحاد اور تنظیم ایسی خصوصیات نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے حالات ہر طرح سے خراب ہیں۔ پھر ہماری ایمانی حالت بھی تو کمزور ہے۔

آج تک ہمارے علمائے کرام اور مذہبی وسیاسی رہنماؤں نے کوئی ایسی بڑی کوشش نہیں کی اور اس سلسلے میں مطالبہ نہیں کیا کہ سفر میں نماز ایسی عظیم عبادت کیلئے سہولت کو یقینی بنایا جائے یعنی ہمیں بغیر اعادہ کئے جانے والی نماز ادا کرنے کی سہولت میسر نہیں ہوتی۔ سفر کے دوران خواتین کیلئے وضو کرنے اور مردوں سے ہٹ کر نماز ادا کرنے کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے بڑے بڑے علماء مجاہدین اور مبلغین کے گھرانوں کی خواتین

کی نمازیں بھی سفر میں قضا ہوجاتی ہیں کیونکہ بسوں' ویگنوں اور ریل گاڑیوں کے ڈرائیور اتنی دیر کیلئے گاڑی روکتے ہی نہیں بلکہ اب تو نان سٹاپ ریل گاڑیاں بھی چل پڑی ہیں۔

پیشہ ورانہ ماہر افراد (Professionals) کی ایمانی حالت آپ کو کالجوں' یونیورسٹیوں' دفتروں' فیکٹریوں اور پراجیکٹ پر کیمپوں میں باآسانی نظر آ سکتی ہے۔

چند Professionals کی ایمانی حالت بھی قدرے بہتر ہوتی ہے۔ یعنی وہ نماز روزہ کی پابندی کرتے ہیں۔ فحش گوئی اور بدتہذیبی سے بچتے ہیں۔ سنتوں پر عمل کی کوشش کرتے ہیں لیکن پھر بھی ناجائز کمیشن' تھوڑا بہت سود' کوالٹی کنٹرول اور سیفٹی کے اصولوں کی خلاف ورزی کرنا اور اپ ٹو ڈیٹ رہنے کیلئے لباس اور بالوں کا سنت کے مطابق نہ ہونا۔ یہ سب کچھ زمانے کی مجبوری وضرورت سمجھ کر ہو ہی جاتا ہے۔

آیئے ہم تعلیم یافتہ افراد کو چار گروہوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

نمبر 1: علماء کرام (یعنی مساجد کے خطیب' مفتی صاحبان اور مذہبی رہنما)

نمبر 2: مبلغین (جو مختلف علاقوں میں سفر کرکے درس دے کر تبلیغ کرتے ہیں۔)

نمبر 3: مجاہدین (دشمن ملک کے زیر قبضہ مسلم اکثریت کے علاقے میں ڈھائے جانے والے مظالم کو روکنے اور اس علاقہ میں مسلمانوں کی حکومت قائم کرنے کیلئے جہاد کرنے والے بہادر جوان)

نمبر 4: پیشہ ورانہ ماہرین (کلرک اور کاریگر سے لے کر' انجینئر' ڈاکٹر' وکیل' صحافی' CSS اور PCS افسران حتیٰ کہ ایٹمی سائنسدان بھی۔ یعنی میٹرک پاس سے لے کر پی ایچ ڈی تک تمام Professionals' کاروبار کرنے والے اور ملازمت پیشہ دونوں)

تعلیم یافتہ کی تعریف: ہر میٹرک پاس یا اس کے مساوی تعلیم کے حامل شخص کو ہم تعلیم یافتہ کہہ سکتے ہیں۔

اعلیٰ تعلیم یافتہ کی تعریف: ہر گریجوایٹ یا اس کے مساوی تعلیم یا اس سے زیادہ تعلیم کے حامل شخص کو ہم اعلیٰ تعلیم یافتہ کہہ سکتے ہیں۔

مندرجہ بالا چاروں گروہوں کی ترتیب میں نے ان کے تقویٰ کے لحاظ سے نہیں

دی۔ کسی بھی گروہ کا شخص ایمان و عمل کے لحاظ سے دوسروں سے بہتر ہوسکتا ہے اور کوئی شخص ایک سے زیادہ گروہوں سے تعلق رکھنے والا بھی ہوسکتا ہے۔ ان چاروں گروہوں میں سے ہر ایک گروہ کے افراد عموماً باقی تین گروہوں سے الگ الگ سے رہتے ہیں۔ ایک دوسرے سے کافی حد تک دور سے ہیں یعنی زیادہ تر مخالفت اور کم کم حمایت۔

Professionals اور علماء کرام کو مبلغین اور مجاہدین سے گلہ ہے کہ ان کا فقہ کا علم کم ہے۔ بہت سے شرعی مسائل ایک مبلغ اور مجاہد کو پتہ نہیں ہوتے۔ یہ گھر بار کی ذمہ داریوں میں کوتاہی کرتے ہیں۔ ان کے بچوں کی تربیت ان کی عدم توجہی کا شکار ہے۔ ان کے والدین کو ان کی طرف سے خدمت نہیں مل رہی۔ اسی طرح مبلغین کو علماء کرام سے شکوہ ہے کہ ان کے تبلیغی کاموں کی رفتار سست ہے کہ لوگ شرعی مسئلہ پوچھنے تو آجاتے ہیں مگر نماز نہیں پڑھتے' روزہ نہیں رکھتے اور حقوق العباد پورے نہیں کرتے اور یہ کہ اکثر علمائے کرام خطبہ جمعہ یا کسی جلسے میں تقریر کے علاوہ دین پھیلانے کا کام نہیں کرتے۔

مبلغین کو مجاہدین پر اعتراض ہے کہ معاشرہ بگڑا جارہا ہے۔ مجاہدین کو اپنے محلے' کالج' یونیورسٹی' دفتر اور فیکٹری کے ماحول کی پرواہ نہیں بلکہ دشمن کو بھگانے اور علاقہ فتح کرنے کی پرواہ ہے اس کے لئے جہاد کررہے ہیں جبکہ ویڈیو سنٹر' میوزک سنٹر اور منی سینما گھر چلنے کی وجہ سے اور اب کیبل نیٹ ورک آجانے کی وجہ سے جو اپنا محلہ دشمن نے فتح کرلیا ہے اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ اس کے تدارک کے لئے مجاہدین (جو کہ گلیوں اور محلوں سے نکل کر جہادی تنظیموں میں شامل ہورہے ہیں) کچھ نہیں کرتے۔

مجاہدین کو بھی گلے شکوے اور اعتراضات ہیں کہ دشمن للکار رہا ہے' مظالم ڈھا رہا ہے جبکہ علمائے کرام اور مبلغین دین اسلام کیلئے اپنی سہولت والا کام کررہے ہیں۔ جسم کو مضبوط نہیں بناتے اور دشمن سے لڑنے کیلئے تربیت نہیں لے رہے۔ ان کے وعظ اور تبلیغ سے بہت کم لوگ معاشرتی زندگی میں پابند شریعت بن رہے ہیں اور اگر بن بھی رہے ہیں تو دشمن کے حملے کا جو خطرہ لاحق ہے اس کا مقابلہ کرنے کیلئے عملی طور پر کچھ نہیں کررہے۔ ان کا کہنا ہے کہ دشمن سرحدوں پر اور کنٹرول لائن پر جو غارت گری کررہا ہے اس کا منہ

توڑ جواب دینے کیلئے سب کو جہاد کے لئے نکل پڑنا چاہئے۔

اب بات کرتے ہیں پیشہ ورانہ ماہرین (Professionals) کی۔

ان میں اگر عیاش لوگ ہیں تو عبادت گزار اور پرہیزگار لوگ بھی ہیں۔

انتہاء کے کرپٹ افراد بھی ہیں تو اعلیٰ درجے کے شفاف کردار کے حامل افراد (Clean persons) بھی ہیں جو اگرچہ علماء کرام اور مبلغین کی طرح عبادت گزار (یعنی تہجد' اشراق اور چاشت کی نماز پڑھنے والے) شاید نہ ہوں لیکن پابند صوم وصلوٰۃ ہیں۔ صدقات وخیرات بھی کرتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں' قربانی کرتے ہیں اور حج و زیارات بھی کرتے ہیں لیکن عموماً یہ سب کچھ انفرادی خصوصیات کی بناء پر انفرادی طور پر ہوتا ہے۔ نہ ان کی کوئی تنظیم ہے کہ جس کے تحت وہ منظم ہوکر کرپشن اور بدعملی کو روکیں۔ ملازمت اور کاروبار کے حلال مواقع پیدا کریں۔ بازار' مارکیٹ یا فیکٹریوں' دفتروں اور پراجیکٹوں میں نماز' ذکر وفکر' درس اور حمد ونعت کا ماحول خصوصاً افسران سطح پر اور سٹاف لیول پر نہیں بنایا جاتا۔ یعنی بہت کم لوگ یعنی 33% سے بھی کم لوگ نماز' حلال کمائی اور شرم و حیا کے احکامات پر عمل کرتے ہیں۔

کوالٹی کنٹرول' سیفٹی' اکاؤنٹس اور ٹیکس کے معاملات میں بھی ایمانداری کو منظم ہوکر نہیں اپنایا جاتا۔

لیکن تنظیم کیسے بنے؟ پیشہ ورانہ طبقے میں ایسے تقویٰ والے افراد کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہوگی۔ ایک محکمے' ایک بڑی پرائیویٹ کمپنی یا ایک بازار میں بمشکل دو یا تین افراد کیا کر سکتے ہیں۔ (جو تنظیمیں بنی ہوئی ہیں وہ کرپشن ختم کرنے کیلئے نہیں بلکہ دنیاوی مفاد کے لئے بنی ہوئی ہیں۔)

ملازمت پیشہ اور کاروباری افراد کی اکثریت تو آٹھ کے نمازیوں کی ہے۔

نمازیوں کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔

1- ٹھاٹھ کے نمازی: یہ ڈٹ کر روزانہ پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہیں۔

2- آٹھ کے نمازی: یہ آٹھ دن بعد جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں۔

3- تین سو ساٹھ کے نمازی: یہ تقریباً 360 دنوں میں صرف نماز عیدین پڑھ لیتے ہیں۔
بہت سے نمازی نمبر 1، نمبر 2 اور نمبر 3 کے درمیان بھی ہوتے ہیں۔

دین سے دور Professionals کو علمائے کرام، مبلغین اور مجاہدین کے خلاف یا اپنے دفاع میں درج ذیل باتیں کہتے سنا گیا ہے۔ (ان میں اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کی باتیں بھی شامل ہیں۔)

1- دنیا سائنسی علوم کے ذریعے نت نئی ایجادات کر رہی ہے اور مولوی حضرات کا اس طرف کوئی دھیان ہی نہیں۔

2- دنیاداری بھی تو نبھانی ہے۔ دوست احباب اور رشتہ داروں، عزیزوں کے ساتھ ملنا جلنا ہے۔ ان کی خوشی غمی میں اپنی روایات کے مطابق شریک ہونا ہے۔ کھیل اور تفریح بھی انسانی زندگی کا حصہ ہے۔ کیا ہو گیا جو تھوڑی دیر کیلئے نیکر پہن کر ہاکی یا فٹ بال کھیل لی۔ یا کبھی فلم دیکھ لی یا ڈرامہ دیکھ لیا۔ مولویوں کی باتوں میں آ کر اب دنیا سے کٹ کر تو نہیں رہ سکتے۔

3- نماز ہم بھی تو پڑھتے ہیں کیا ہوا جو پانچ وقت نہیں پڑھتے۔ روزے بھی کچھ نہ کچھ رکھ ہی لیتے ہیں۔ ویسے گرمیوں میں رمضان المبارک کا ایک روزہ رکھنا بھی بڑے ثواب کا کام ہے۔

4- اب حالات ایسے آ گئے ہیں کہ حلال (تنخواہ/جائز منافع) کے ساتھ ساتھ حرام (اوپر کی کمائی/ملاوٹ یا ناجائز منافع) نہ ہو تو گھر کا گزارہ ہی نہیں ہوتا۔

پیشہ ورانہ ماہرین کی دین سے دوری، عبادات سے غفلت، کرپشن اور دولت کی ہوس کی وجہ سے آپ کو اکثر مساجد کے خطیب، مبلغین اور مجاہدین، فزکس، کیمسٹری پڑھنے، ڈاکٹر، انجینئر، وکیل، صحافی، CSS اور PCS افسر بننے کے خلاف باتیں کرتے ملیں گے۔
حالانکہ علمائے کرام، مبلغین اور مجاہدین کو بھی زندگی میں ان تمام پیشہ ورانہ ماہرین کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔
موچی، درزی، کاشتکار، فیکٹریوں میں کام کرنے والے محنت کش، غرض یہ کہ زندگی

کے ہر پیشے سے تعلق رکھنے والے افراد کی اسلامی معاشرے کو ضرورت ہوتی ہے۔ کسی بھی بڑی مسجد کی تعمیر میں ہی ایک آرکیٹکٹ (Architect) اور سول انجینئر کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر آپ مسجد میں لگے ایک پنکھے کو ہی لیں۔ اس کے تیار ہونے میں مائننگ میٹلرجی، کیمیکل، پٹرولیم، میکینکل اور الیکٹریکل انجینئرنگ کی تعلیم کا عمل دخل ہے۔

معزز قارئین! اتنی لمبی بات کے ذریعے ساری صورتحال بتانے کا مقصد آپ کو یہ باور کرانا تھا کہ ہمارا معاشرہ افراتفری کا شکار ہے۔ ہم بحیثیت مجموعی بہت غیر ذمہ دارانہ طرز عمل اختیار کیئے ہوئے ہیں جو ہماری دنیاوی زندگی کے ساتھ ساتھ اخروی زندگی (کہ جس پر ایمان رکھے بغیر ہم مسلمان نہیں ہوسکتے) کے لئے بہت بڑے نقصان کا باعث ہوگا۔

اس کے تدارک کیلئے اگر ہم اپنی زندگی اسلامی شعور اور حقیقت پسندانہ خیالات کے تحت گزاریں تو تبھی دنیا و آخرت کی کامیابی (فلاح دارین) کا حصول ممکن ہے۔

اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد (انجینئرز، ڈاکٹرز، ایم ایس سی، ایم اے، ایم بی اے، ایم سی ایس اور بی۔ٹیک کوالیفائیڈ) کو دنیاوی علم کے حصول پر اتنا فخر کیوں ہے جبکہ انہوں نے یہ علوم حاصل کر کے صرف ایک فرض کفایہ کی تکمیل کی ہے اور اس کا ثواب بھی انہیں تبھی ملے گا جبکہ ان کی نیت ایمانداری سے مسلم معاشرے کی خدمت کرنے کی ہو اور رزق حلال کمانے کی ہو۔ ہم اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ فرض عین (مثلاً نماز و روزہ)، واجب اور سنتوں کے مطابق عمل کو چھوڑ کر بھی اپنے آپ کو کامیاب انسان کیوں سمجھتے ہیں جبکہ ہم میں سے اکثر تو دنیاوی علم حاصل کرنے کے بعد پیسہ کمانے کے دوران حلال و حرام کی تمیز بھی نہیں کرتے۔

ہمیں اس حقیقت کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیے کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے عاجز بندے ہیں اور سید المرسلین، خاتم النبیین، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ غلام ہیں۔ ہماری زندگی بہت مختصر سی ہے۔ ہماری موت کا وقت لمحہ بہ لمحہ قریب آتا جارہا ہے۔ پھر ہماری بھی نماز جنازہ پڑھ کر ہمارے رشتہ دار، محلہ دار اور دوست احباب ہمیں قبر میں ڈال دیں گے اور پھر ہمیں اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔

ہماری نجات رب العالمین جل شانہ کریم کی اطاعت اور ہمارے غم خوار عرب وعجم کے تاجدار رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری سنتوں کے مطابق زندگی گزارنے میں ہے۔اس لئے ہمیں چاہئے کہ اب گناہوں سے توبہ کرلیں اور بقیہ زندگی کو غنیمت سمجھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرلیں۔ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت میں ہی ہمیں موت آئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو راہ ہدایت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اعمال صالحہ کی یہ ترتیب یاد رکھیں۔

فرض، واجب، سنت، فرض کفایہ

(فرض کفایہ وہ فرض ہے کہ اگر چند لوگ ادا کرلیں تو باقی افراد پر بھی کوئی گناہ نہیں لیکن اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گناہگار ہوں گے۔)

یہ بات بھی مدنظر رکھئے کہ انجینئرنگ، میڈیکل، بزنس مینجمنٹ، کمپیوٹر سائنس، قانون، پبلک ایڈمنسٹریشن، سائنس اور آرٹس کے تمام مضامین، مختلف زبانوں کی تعلیم، حتیٰ کہ فقہ اور تصوف کی اعلیٰ تعلیم کا حصول بھی فرض کفایہ ہے۔ یعنی معاشرے کی ضرورت کے مطابق (اور رزق حلال کمانے کیلئے بھی) مناسب تعداد میں مسلمانوں کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہر طرح کے جائز اور نافع مادی علوم کا حصول ضروری ہے تاکہ ہمیں ان علوم میں اور ٹیکنالوجی میں غیروں کا محتاج نہ ہونا پڑے اور مسلم معاشرہ تمام معاملات میں خود کفیل رہے۔ گزر بسر کے لئے ہنر حاصل کرنا اور محنت سے حلال روزی کمانا واجب ہے اور یقیناً دفاعی مقاصد، صنعتی و زرعی ترقی کیلئے اور صحت عامہ کیلئے مادی علوم حاصل کرنا فرض کفایہ ہے۔ اگر مسلم معاشرے کے افراد ان علوم کو حاصل نہ کریں۔ ان میں تحقیق نہ کریں اور حکومت بھی اس سلسلے میں انہیں سہولت و رہنمائی فراہم نہ کرے تو سبھی قصوروار ہوں گے۔ اس لئے مادی علوم حاصل کرنے کے فرض کفایہ میں مسلمانوں کو کوتاہی نہیں کرنی چاہئے۔

مگر جو مسئلہ مسلم معاشرے کو درپیش ہے وہ یہ کہ اس فرض کفایہ میں لگ کر فرض عین، واجب، سنتوں کے مطابق عمل اور نفلی عبادات کو چھوڑ دیا گیا ہے۔

نماز ادا نہ کرنا، روزے نہ رکھنا، زکوٰۃ ادا نہ کرنا، کوالٹی کنٹرول نہ کرنا، بنیادی اسلامی مسائل نہ سیکھنا، زنا کے قریب لے جانے والے کام کرنا، شراب نوشی، چوری، فراڈ، کم ناپ تول، سود، غیبت، تہمت، نامحرموں سے بے پردگی کرنا، بے ہودہ گفتگو کرنا، فحش لطیفے سنانا، گالی دینا، مذاق اڑانا، ایذا پہنچانا اور حلال وحرام کی تمیز نہ کرنا۔

یہ سب کچھ مسلم معاشرے کے ان پڑھ افراد کے ساتھ ساتھ پڑھے لکھے لوگوں (میٹرک پاس، گریجوایٹ اور پوسٹ گریجوایٹ افراد) کا بھی معمول بن چکا ہے اور ان میں سے بہت سے کام ہماری ثقافت کا حصہ بن چکے ہیں۔

جبکہ نماز باجماعت پڑھنا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا، قرآن مجید کی صبح و شام تلاوت کرنا، مسواک کرنا، داڑھی رکھنا، زلفیں بڑھانا، عمامہ شریف یا ٹوپی سر پر رکھنا، نامحرموں سے پردہ کرنا، سچ بولنا، اپنی مصنوعات میں کوالٹی کنٹرول کا خیال رکھنا، ہمسایوں اور شہریوں کے حقوق کا خیال رکھنا، سنتیں سیکھنا اور سکھانا، خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرنا اور ہر معاملے میں خوش اسلوب (Fair) رہنا ہمارا معمول ہونا چاہئے اور ایک حقیقی مسلم معاشرے کی یہی ثقافت ہوتی ہے۔

ہم کسی بھی پیشے (Occupation & Profession) یا طبقے (Class) سے تعلق رکھتے ہوں۔ مسلمان ہو کر مایوسی اور بے مقصدیت کا شکار ہونا بہت تشویش ناک بات ہے۔

ایک مسلمان کی زندگی کا مقصد ایسے کام کرنا ہے کہ جن سے دنیا اور آخرت کی بھلائی حاصل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب، آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہو جائیں۔

مسلمان کے لئے زندگی گزارنے اور فلاح دارین پانے کیلئے سوالنامہ

Question Paper for the Career Building of a Muslim's Life

انفرادی کامیابی اور بحیثیت امت کامیابی کے لئے دنیا اور آخرت کی بھلائی کے حصول کے لئے درج ذیل سوالات میں سے کم از کم تین کا جواب دیں۔ پہلے دو سوال لازمی ہیں ان کے جوابات نہ دے سکنے کی صورت میں ناکام قرار دیا جاسکتا ہے۔

سوال نمبر 1:a: درج ذیل کام کریں۔

(i) روزانہ وقت کی پابندی کے ساتھ پانچ نمازیں ادا کرنا۔

(ii) ماہ رمضان المبارک کے سارے روزے رکھنا۔

(iii) صاحب نصاب ہونے کی صورت میں زکوٰۃ ادا کرنا۔

(iv) صحت مند اور صاحب استطاعت ہونے کی صورت میں حج ادا کرنا۔

(v) دین اسلام کا اتنا علم حاصل کرنا کہ طہارت' نماز و روزہ کے مسائل' والدین کے حقوق' میاں بیوی کے حقوق' اولاد کے حقوق معلوم ہوجائیں اور نکاح اور طلاق کے چیدہ چیدہ مسائل معلوم ہوجائیں اور کم از کم اپنے پیشے کے بارے میں حلال وحرام کی تمیز اور کھانے' پینے اور پہننے میں اور روزمرہ عوامی برتاؤ میں حلال وحرام کا پتہ چل جائے نیز ایمان' تعظیم' کفر اور شرک کے بارے میں بھی پتہ چل جائے۔

b: درج ذیل کاموں کو نہ کرنا۔

(i) جھوٹ بولنا' لکھنا یا غلط رپورٹ پر OK کے دستخط کرنا وغیرہ۔

(ii) چوری وڈاکہ (iii) دھوکہ (iv) کم ناپ تول (v) سود لینا یا دینا (vi) جواء (vii) زنا اور زنا کے قریب لے جانے والے کام (viii) لواطت (ix) غیبت (x) تہمت یعنی بہتان (xi) شراب نوشی (xii) بے پردگی (xiii) عریانی (مطلب یہ کہ عدم ستر پوشی کرنا اور چست Tight لباس پہننا) (xiv) مذاق اڑانا (xv) ایذا دینا۔

اس سوال کی تمام جزئیات کے درست جوابات دینے کیلئے دو کتب "بہشت کی

کنجیاں" اور "جہنم کے خطرات" کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔

سوال نمبر 2: حلال آمدنی کا ذریعہ اختیار کرنا یعنی حلال ہنر سیکھنا' حلال چیزوں کی جائز طریقوں سے خرید و فروخت اور لین دین کرنا تا کہ کھانا' پینا' پہننا' رہنا' سہنا اور تحائف وغیرہ دینا سب کچھ حلال کمائی میں سے ہو۔ رزق حلال کمانے کے لئے جدوجہد کرنا بھی عبادت ہے۔

سوال نمبر 3: علم حاصل کرنا (دینی' دنیاوی' سائنسی' معاشرتی اور جغرافیائی علوم سیکھنا الغرض ہر طرح کے نافع علوم حاصل کرنا اور ملکی و بین الاقوامی خبروں سے باخبر رہنا تا کہ باشعور مسلمان بن سکیں اور لوگوں کو جائز دنیاوی نفع بھی دے سکیں۔)

سوال نمبر 4: تبلیغ (جو سیکھا ہے وہ سکھاتے چلو' دیئے سے دیوں کو جلاتے چلو)

سوال نمبر 5: فقہ کے اعلیٰ علوم حاصل کرنا۔

سوال نمبر 6: جہاد کرنا اور اس کے لئے تربیت حاصل کرنا (اگر امیر کی طرف سے فرض عین قرار دے دیا جائے تو یہ سوال بھی سوال نمبر 1 کا حصہ بن جائے گا۔)

سوال نمبر 7: تصوف کے علوم حاصل کرنا:

برائے صفائی و پاکیزگی باطن' عرفان حق' برائے حصول خشوع و خضوع یعنی کچھ لوگ تو ایسے بھی ہوں جو خشیت الٰہی (عزوجل) اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مستغرق رہتے ہوئے حمد کی باتیں اور نعتیں سنا کر ہمیں سادگی اختیار کرنے کی تلقین کریں اور ہمیں دنیا کے بے ثبات اور فانی ہونے کا احساس دلاتے رہیں۔ ہر طبقے کے لوگ ان کی صحبت میں رہ کر اور ان سے فیض لے کر فنافی الشیخ' فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم' فنافی اللہ اور بقاباللہ عزوجل کے مقامات حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

فقر کے کوچے میں قدر دولت دنیا نہیں
ٹھوکریں کھاتے ہیں یاں پارس سے پتھر سینکڑوں

یہ بات طے (Understood) ہے کہ اسلام میں تصوف ہے ہی وہ کہ جس میں شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی پابندی کی جائے۔ مثال کے طور پر یہ کہا جا سکتا ہے

کہ وقت آنے پر صوفیا کو بھی دیگر مجاہدین کی طرح میدان جہاد میں لڑنا ضروری ہے اور ایسا مسلمانوں کی تاریخ میں ہوتا رہا ہے۔

سوال نمبر 8: دنیاوی/مادی اعلیٰ علوم حاصل کرنا۔ (تاکہ تحقیق و سائنسی ایجادات و دریافت کرنے اور انتظامی امور سنبھالنے کیلئے اعلیٰ ماہرین، سائنسدان اور مینیجر اسلامی معاشرے کی خدمت کے لئے تیار کئے جاسکیں۔)

سوال نمبر 9: سیاست برائے خدمتِ مسلمین کرنا۔

(اس سوال کا جواب دینے کے لئے سوال نمبر 5 کا جواب دینا ضروری ہے ورنہ یہ سیاست نہیں بلکہ چنگیزی ہوگی۔)

آئین بادشاہی ہو یا جمہوری تماشا ہو
جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

سیاسی خادم بننے کیلئے ایک خوشحال مسلمان کو اپنی دولت کا اور کاروبار کی آمدنی کا 75 فیصد ملک و قوم کیلئے وقف کرنا چاہیے۔ ہدیۃً دینا چاہیے۔ Donate کرنا چاہیے۔

پروموشن (درجات میں اضافہ)

ہماری حقیقی پروموشن (درجات میں اضافہ) درج ذیل کاموں میں ترقی (Progress) کرنے سے ہی ممکن ہے۔ ہر ماہ ہمیں خوداحتسابی کی غرض سے اپنے آپ سے یہ پوچھنا چاہئے کہ

1- کتنی نمازیں باجماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ پہلی یا دوسری صف میں ادا کیں۔

2- نفل نمازوں اور نفلی روزے رکھنے میں کتنی ترقی کی۔

3- مخلوق خدا کی خدمت میں کیا کیا کام کئے۔

4- کتنا مال صدقہ کیا' کتنی رقم خیرات میں دی۔

5- کتنی سنتوں پر عمل کرنا شروع کیا اور اپنی زندگی میں اپنا لیں۔

6- دینی یا دنیاوی نافع علم کتنا حاصل کیا۔

7- قرآن مجید کی کتنی تلاوت کی۔

8- کتنی آیات قرآنی یا سورتیں یاد کیں۔

9- کتنی دعائیں یاد کیں۔

10- احکام اسلام اور سنت مبارکہ کی کتنی تبلیغ کی۔

پئے تبلیغ سنت تو جہاں رکھے مگر اے کاش
میں خوابوں میں پہنچتا ہی رہوں اکثر مدینے میں

تبلیغ سنت کی بات اس لئے کی جاتی ہے کہ فرض' واجب' فرض کفایہ اور خدمت خلق یعنی ہر طرح کے حقوق اللہ اور حقوق العباد پورے کرنا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہی تو ہے۔

حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب
''جہنم کے خطرات'' سے شرک اور کفر کے بارے میں اقتباس

شرک

اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑ گیا۔ (النساء رکوع ۱۶)

شرک کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے کہ وہ اس گناہ کو کبھی بھی نہیں بخشے گا۔ باقی شرک کے سوا دوسرے تمام گناہوں کو جس کیلئے وہ چاہے گا بخش دے گا اور مشرک ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ضرور جہنم میں جائے گا۔ مشرک کی کوئی عبادت مقبول نہیں بلکہ عمر بھر کی عبادت شرک کرنے سے غارت و برباد ہو جاتی ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ

اگر تو نے شرک کر لیا تو ضرور تیرا عمل برباد ہو جائے گا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کونسا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ بڑا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہے کہ تم اللہ کے لئے کوئی شریک ٹھہراؤ حالانکہ اسی نے تم کو پیدا کیا ہے۔

(مشکوٰۃ جلد اول ص ۱۶ بحوالہ بخاری و مسلم)

ان کے علاوہ دوسری بہت سی آیات اور حدیثیں بھی شرک کی ممانعت میں وارد ہوئی ہیں لہٰذا جہنم کے عذاب سے بچنے کے لئے شرک سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔

شرک کیا ہے؟

شرک کسے کہتے ہیں اور شرک کی حقیقت کیا ہے؟ تو اس کے بارے میں علامہ حضرت سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب ''شرح عقائد'' میں تحریر فرمایا کہ

شرک کے معنی یہ ہیں کہ خدا کی الوہیت میں کسی کو شریک ٹھہرانا یا تو اس طرح کہ خدا کے سوا کسی کو واجب الوجود مان لیا جیسا کہ مجوسی کہتے ہیں یا اس طرح کہ خدا کے سوا

کسی کو عبادت کا حقدار مان لینا جیسا کہ بت پرستوں کا عقیدہ ہے۔

(شرح عقائد ص ۶۱)

حضرت علامہ تفتازانی علیہ الرحمتہ نے اس عبارت میں فیصلہ کردیا کہ شرک کی دو ہی صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ خدا کے سوا کسی کو واجب الوجود مانا جائے۔ دوسری یہ کہ اللہ کے سوا کسی کو عبادت کے لائق مان لیا جائے۔

کون کونسی چیزیں شرک نہیں ہیں

انبیاء اور اولیاء کو محبت سے پکارنا یعنی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' یاغوث کہنا (۲) بزرگوں سے مدد طلب کرنا (۳) بزرگوں کے مزاروں پر چادر اور پھول ڈالنا (۴) فاتحہ پڑھنا (۵) بزرگوں کو اللہ کی بارگاہ میں وسیلہ بنانا (۶) بزرگوں کے مزاروں کے سامنے مراقبہ کرنا (۷) بزرگوں کے مزاروں کا ادب کرنا (۸) بزرگوں کے فاتحہ کے کھانوں اور مٹھائیوں کو تبرک سمجھ کر کھانا جو نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا بھر میں سنی مسلمانوں کا دستور و طریقہ ہے یہ ہرگز ہرگز شرک نہیں کیونکہ کوئی مسلمان بھی انبیاء' اولیاء اور دوسرے بزرگوں یعنی پیروں اور اماموں اور شہیدوں کو واجب الوجود یا لائق عبادت نہیں مانتا ہے بلکہ تمام مسلمان' ان بزرگوں کو اللہ کا بندہ مان کر ان کی تعظیم کرتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں کی تعظیم سے خوش ہوجائے' لہٰذا سنیوں کے یہ اعمال ہرگز ہرگز شرک نہیں ہوسکتے۔ ہاں البتہ جو جاہل لوگ قبروں کو سجدہ کرتے ہیں اگر وہ لوگ ان بزرگوں کو قابل عبادت سمجھ کر سجدہ کریں تو یہ کھلا ہوا شرک ہوگا اور اگر ان بزرگوں کی تعظیم کیلئے سجدہ کریں تو یہ اگرچہ شرک نہیں ہوگا مگر ناجائز و حرام اور بہت سخت گناہ ہوگا۔ لہٰذا مسلمانوں کو قبروں کے سجدہ سے خود بھی بچنا چاہئے اور دوسروں کو بھی روکنا چاہئے۔

خاص کر خانقاہوں کے سجادہ نشین اور مزاروں کے مجاورین حضرات کا فرض ہے کہ وہ قبروں پر سجدہ کرنے والے جاہل زائرین کو قبروں کو سجدہ کرنے سے روکیں اور خلاف شرع حرکت کرنے والے زائرین کو خانقاہوں اور مزاروں سے باہر کردیں ورنہ وہ بھی ان جاہل زائرین کے گناہوں میں شریک ٹھہریں گے مگر افسوس کہ سجادہ نشین و مجاورین

حضرات چند پیسوں اور چند بتاشوں کے لالچ میں گنوار قسم کے زائرین اور اجڈ عورتوں کو خانقاہوں اور مزاروں میں جانوروں کی طرح گھس پڑنے کی اجازت دے دیتے ہیں اور یہ اجڈ اور گنوار قبروں پر سر ٹیک ٹیک کر اعلانیہ سجدہ کرتے ہیں اور سجادہ نشین و مجاورین اپنی آنکھوں سے ان حرکتوں کو دیکھتے ہیں مگر دم نہیں مار سکتے اور اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہابی سنیوں کو طعنہ دیتے ہیں بلکہ بہت سے مسلمان ان قبیح حرکتوں کو دیکھ کر سنیت سے متنفر ہو کر وہابی ہو جاتے ہیں۔ (نعوذ باللہ منہ)

کفر

شرک کی طرح کفر بھی وہ بڑا گناہ ہے جو معاف نہیں ہوسکتا اور مشرک کی طرح کافر بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ قرآن مجید کی سینکڑوں آیتوں اور حدیثوں میں کافروں کیلئے جہنم کے عذاب کی وعید شدید آئی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں بار بار اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ

اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔

اسی طرح دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ:

اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو اس کا سارا عمل دنیا و آخرت میں اکارت کر دیا جائے گا اور وہ لوگ دوزخی ہیں۔ ان کو ہمیشہ اسی دوزخ میں رہنا ہے۔ (البقرۃ رکوع ۲۶)

اور ایک آیت میں یہ فرمایا کہ

ہاں کیوں نہیں جو گناہ کمائے اور اس کا گناہ اس کو گھیرے (یعنی وہ کافر ہو جائے) تو وہ دوزخ والوں میں سے ہے انہیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے۔ (البقرۃ رکوع ۸)

بہرحال خلاصہ یہ ہے کہ کافر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ضرور جہنم میں جائے گا۔

کفر کیا ہے؟

دین اسلام کی ضروریات میں سے کسی ایک بات کا انکار کرنا یا اس میں شک کرنا یا

اس سے ناراض ہونا یا اس کو حقیر سمجھنا یا اس کی توہین کرنا یہ سب کفر ہے۔ مثلاً خدا کی ذات وصفات اور توحید کا انکار کرنا یا خدا کے رسولوں اور نبیوں میں سے کسی رسول اور نبی کا انکار کرنا یا خدا کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا انکار کرنا یا فرشتوں کا انکار کرنا یا قیامت کا انکار کرنا یا کسی نبی و رسول یا فرشتہ یا قرآن یا کعبہ کی توہین کرنا۔ اسی طرح بعض کام بھی کفر ہیں جیسے بت کو سجدہ کرنا یا بت پرستی کی جگہوں کی تعظیم کرنا۔ یا شعار کفر یعنی کفار کی دینی علامتوں پر عمل کرنا۔ مثلاً جنیو پہننا یا سر پر چٹیا رکھنا یا عیسائیوں کی صلیب پہننا یہ سب کفر کی باتیں ہیں۔ غرض ہر وہ عقیدہ وعمل کفر ہے جس سے اسلام کی تکذیب یا توہین ہوتی ہو۔

اگر کوئی کفر سرزد ہو جائے تو فوراً ہی اس سے توبہ کر کے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونا اور بیوی سے دوبارہ نکاح کر لینا ضروری ہے ورنہ اگر کفر سے توبہ کئے بغیر مر گیا تو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ (نعوذ باللہ منہ)

مسائل وفوائد:

جو مسلمان ہو کر کفر کرے اس کو شریعت میں "مرتد" کہتے ہیں اور دنیا میں مرتد کی یہ سزا ہے کہ اس کو تین دن کی مہلت دی جائے گی اور ان تین دنوں میں علمائے کرام اس کو سمجھائیں گے اور توبہ کا مطالبہ کریں گے اگر وہ توبہ کر کے پھر مسلمان ہو گیا تو خیر ورنہ تیسرے دن بادشاہ اسلام اس کو قتل کرا دے گا۔

ہم صاف ستھرے رہیں

اگر ہم صاف ستھرے رہیں تو اس نیت سے رہیں کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہی چاہتے ہیں۔ اس طرح ہمیں اس نیت کا بھی ثواب ملے گا۔

اگر ہم اپنی گاڑی کا ہارن بے جا نہ بجائیں تو یہ سوچ کر نہ بجائیں کہ اس سے دوسرے لوگوں کو ایذا پہنچے گی' تکلیف ہوگی۔ اسی طرح ہمیں چاہئے کہ اپنی گاڑیوں کو ٹھیک کرائیں تا کہ ان کا شور اور دھواں کم ہوجائے اور ماحولیاتی آلودگی میں کمی آئے۔

نیت یہ رکھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایذا رسانی سے منع فرمایا ہے۔

اگر ہم سائیکل' موٹر سائیکل' کار' بس یا ویگن آہستہ چلائیں تو اس نیت سے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان عالیشان پر عمل کرنا ہے جس کا مطلب ہے کہ کاموں کو ٹھہراؤ سے (یعنی باوقار انداز میں) کرنا انبیاء کرام علیہم السلام کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت ہے۔ اگر ہم خوش خط لکھنا سیکھیں تو اس نیت سے کہ باقی باتیں لکھنے کے ساتھ ساتھ جب ہم قرآن مجید کی کوئی آیت لکھیں یا اس کا ترجمہ لکھیں یا حدیث مبارکہ لکھیں تو ہم خوبصورت (Hand writing) سے لکھ سکیں اور اللہ تعالیٰ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے خوش ہوجائیں۔ اگر ہم خوبصورت بننے کے جائز ذرائع استعمال کریں تو یہ سوچ کر کہ اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے نیز آئینہ دیکھتے وقت' آئینہ دیکھنے کی دعا پڑھ لیں۔ یہ دعا کرلیں۔ یہ دعا مانگ لیں۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ.

ترجمہ: اے اللہ تو نے میری صورت اچھی بنائی تو میری سیرت (اخلاقی حالت) بھی اچھی کردے۔

یہ دعا آئینہ دیکھنے کے علاوہ بھی مانگ سکتے ہیں۔ نماز پڑھ کر بھی مانگ سکتے ہیں۔ کسی بھی وقت مانگ سکتے ہیں۔ ممانعت تو نہیں ہے نا۔

اللہ تعالیٰ انسان سے فرماتا ہے

میری طرف آ کر تو دیکھ — متوجہ نہ ہوں تو کہنا
میری راہ میں چل کر تو دیکھ — راہیں نہ کھول دوں تو کہنا
مجھ سے سوال کرکے تو دیکھ — بخشش کی حد نہ کردوں تو کہنا
میرے لئے بے قدر ہو کر تو دیکھ — قدر کی حد نہ کردوں تو کہنا
میرے لئے ملامت سہہ کر تو دیکھ — اکرام کی انتہا نہ کر دوں تو کہنا
میرے لئے لٹ کر تو دیکھ — رحمت کے خزانے نہ لٹا دوں تو کہنا
میرے کوچے میں بک کر تو دیکھ — انمول نہ کردوں تو کہنا
مجھے اپنا رب مان کر تو دیکھ — سب سے بے نیاز نہ کردوں تو کہنا
میرے خوف سے آنسو بہا کر تو دیکھ — مغفرت کے دریا نہ بہا دوں تو کہنا
وفا کی لاج نبھا کر تو دیکھ — عطا کی حد نہ کردوں تو کہنا

نوٹ: اگر افراد امت میں سے اکثریت کے اعمال اور اخلاق اچھے ہو گئے یعنی اگر ہماری اخلاقی حالت اچھی ہو گئی تو اتحاد کی نعمت خود بخود حاصل ہو جائے گی۔

روزانہ رات کو توبہ کر کے سونا چاہیے

سچی توبہ کرنے والے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

توبہ ایک Eraser ہے جو سابقہ گناہوں کو ایسی مٹاتی ہے کہ جیسے وہ ہوئے ہی نہ ہوں یعنی سچی توبہ کرنے سے سابقہ گناہوں کے اثرات شر بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ توبہ بھی ایسی ہونی چاہئے کہ جو آئندہ کو نصیحت ہو۔

آج کمپیوٹر کا دور ہے۔ میں آپ کو اس سلسلے میں کمپیوٹر آپریٹر کی مثال دیتا ہوں۔

کمپیوٹر کے Key Board پر ایک Back Key ہوتی ہے اور ایک Delete Key بھی ہوتی ہے۔ ان Keys کا استعمال یہ ہے کہ جو کچھ بھول چوک کر یا قصداً غلط لکھا جا چکا ہو اسے مٹا دیا جائے' یعنی Delete کر دیا جائے۔ اس کے بعد کمپیوٹر آپریٹر درست کر کے الفاظ و جملے' وغیرہ لکھتا ہے۔ پھر اگر اس نے کسی Letter یا Report وغیرہ کی غلطیاں کامیابی سے درست کر لی ہوں اور اپنا کام توجہ سے کیا ہو تو Print کی Command دینے پر کاغذ (Hard Copy) پر لکھے ہوئے Matter میں کوئی غلطی نہیں ہوگی۔ اس کے Boss کو وہ تحریر اگرچہ کچھ دیر بعد ملے گی لیکن اس میں غلطیوں کا نام و نشان نہیں ہوگا کیونکہ سب غلطیاں تو وہ Print Out لینے سے پہلے ہی Erase کر چکا تھا۔ اس طرح Computer Operator کا Boss اس سے خوش ہو جائے گا۔

ہمارا بھی ہر عمل لکھا جا رہا ہے۔ موت آتے ہی توبہ کا وقت یعنی غلطیوں کو Erase کرنے کا وقت ختم ہو جائے گا اور بروز قیامت ہمارے اعمال نامے کا Print Out ہمارے ہاتھ میں تھما دیا جائے گا۔ موت کسی بھی وقت آ سکتی ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم ہر لمحہ اپنے اعمال کا جائزہ لیتے ہوئے توبہ و استغفار کریں۔ یہ نہ کر سکیں تو ہر نماز کے وقت ہی جائزہ لے لیں کہ پچھلی نماز سے اس نماز تک کہاں کہاں احکام الٰہی کی خلاف ورزی کی ہے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو روزانہ رات کو سونے سے پہلے دن بھر کی مصروفیات پر نظر ڈالیں یعنی Recheck کر کے برائیوں اور کوتاہیوں سے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں اور مغفرت طلب کر لیں۔

اسی لئے مرشد کامل ہمیں اسلامی مدنی انعامات میں تلقین کرتے ہیں کہ رات کو روزانہ سورۂ ملک کی تلاوت کر کے اور دو رکعت نماز نوافل توبہ پڑھ کر اپنے گناہوں کی معافی مانگ کر سویا کرو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ نے جب اس کائنات کو پیدا فرمایا تو اپنی اس کتاب میں جو اس کے پاس اور عرش کے اوپر ہے یہ تحریر فرما دیا "یقیناً میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔"

ایک اور حدیث مبارکہ میں رسول اکرم رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم خبر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے۔ جن میں سے ننانوے حصے اپنے پاس روک لئے اور زمین پر صرف ایک حصہ نازل فرمایا۔ اسی ایک حصے کی وجہ سے لوگ آپس میں ایک دوسرے سے رحمت و شفقت سے پیش آتے ہیں حتیٰ کہ گھوڑا اپنے بچے کے اوپر سے اپنا کھر اٹھا لیتا ہے۔ اس ڈر سے کہ کہیں اسے نقصان / تکلیف نہ پہنچ جائے۔ (یہ بھی رحمت کے اسی ایک حصے کا اثر ہے۔)

گناہوں پر شرمندگی ہو۔ رب کے حضور توبہ کی جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے وفائی کرنے پر اظہار ندامت کر کے آئندہ کے لئے باوفا رہنے کا عہد کیا جائے تبھی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے خزانے میں سے کچھ مل سکے گا۔

رحمت دا دریا الٰہی ﷺ ہر دم وگدا تیرا
جے اِک قطرہ بخشیں مینوں کم بنڑ جاوے میرا
جس دل اندر عشق نہ رچیا کتے اس توں چنگے
مالک دے گھر راکھی دیندے صابر بکھے ننگے
مالک دا در تیوں چھڈ دے پانویں مارو سو سو جتے
اُٹھ بلھیا چل یار منا لےنہیں تے بازی لے گئے کتے

یہ دعا مانگئے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔ (حصن حصین ص ۱۰۰)

وضو کرنے کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد اس دعا کو پڑھا جاتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اکثر یہ ہوا کرتی تھی۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

ترجمہ: اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں اچھائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے بچا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔

آیئے ہم سب مل کر سادگی اختیار کریں

کیوں نہ میں اور آپ سادگی اختیار کرلیں اور ایسے معاشرے کے قیام کی کوشش کریں جہاں آپ میرے کام سستے داموں کردیا کریں اور میں آپ کے کام یعنی Services کا بل ذرا کم کرلیں۔ اسی طرح میں آپ کو کم منافع رکھ کر اپنی اشیاء بیچوں اور خیر خواہی کروں اور آپ میرے ساتھ ایسا ہی سلوک کریں۔

آغاز کرنے کے لئے قربانی تو دینی ہوگی۔ خصوصاً اہل ثروت کو غریبوں کا سہارا بننا چاہیے۔ یہ قربانی بہت زیادہ ثواب کا باعث بنے گی۔

یہ سب کچھ تو تبھی ممکن ہے جب ہم خوشحال لوگ بھی نسبتاً کم آمدنی میں سادگی سے گزارا کرنے کا ذہن بنالیں۔

اس مہنگائی کے دور میں بھی سپیشلسٹ ڈاکٹروں' وکیلوں اور نقشہ بنانے والوں کی فیسیں اس قدر زیادہ ہیں کہ عام آدمی کیلئے ان کی خدمات حاصل کرنا بہت مشکل ہوگیا ہے۔ یہ نہ تو سیاستدان ہیں نہ بیوروکریٹ مگر ان ماہرین میں سے بہت سوں کا بنک بیلنس اتنا ہے کہ ان کی اور ان کی اولاد کی ضروریات کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔

رمضان المبارک کی عبادات کی وجہ سے ان کے دل میں بھی خدا خوفی اور فکر آخرت پیدا ہوئی ہے۔ انہیں چاہیے کہ کم از کم اپنی ضرورت سے زیادہ دولت کو ہی بینکوں سے نکلوا کر غریبوں میں تقسیم کریں۔ اس طرح ایک تو سود کے گناہ میں کمی آئے گی۔ دوسرے یہ کہ جب آپ یہ پیسہ کسی غریب کو ریڑھی لگانے کے لئے دیں گے یا کسی ہنرمند کو اپنا کام شروع کرنے کیلئے یا دکان کھولنے کیلئے رقم دیں گے اور کسی غریب ملازمت پیشہ مریض کے علاج کے لئے اس کی مدد کریں گے تاکہ وہ صحت یاب ہوکر روزگار کے لئے جاسکے تو اس طرح جب تک ان غریبوں کے گھروں میں بلکہ ان کی نسلوں میں بھی آپ کے دیئے ہوئے اس ابتدائی سرمایہ کے اثرات رہیں گے آپ کو صدقہ جاریہ کا ثواب ملتا رہے گا۔

تین احادیث مبارکہ اور ہمارا طرزِ معاشرت

1- دغاباز، چغل خور، بخیل اور احسان جتانے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

تمام مینوفیکچررز، پراسیسرز، کنسٹرکشن کمپنیاں، ڈیزائننگ اور انسپکشن کمپنیاں یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ کوالٹی کنٹرول نہ کرنا اور ملی بھگت سے Non-Conformances کو چھپا لینا بدترین دغابازی ہے۔ اس کے علاوہ بخل سے کام لیتے ہوئے سیفٹی (حفاظت) کے اصولوں کو فیکٹریوں اور پراجیکٹوں میں نہ اپنانا تو قتل عمد کی سازش کے مثل ہے۔

جی ہاں! آج ہمارے ملک کی بہت سی کمپنیاں کوالٹی پالیسی کی دھجیاں اڑا کر بھی ISO 9000 Certified ہیں۔ ان کمپنیوں میں معاہدہ شدہ کوالٹی سے عدم مطابقت (Non- Conformances) کو درست کرنے کی بجائے چھپا لیا جاتا ہے جو افسر انہیں چھپانے میں ہوشیار ہو وہ کامیاب سمجھا جاتا ہے۔ Boss is always right کہنے والو! ذرا توجہ کرو کہ قرآن حکیم میں تمہارا Big Boss جل شانہٗ کریم کیا فرماتا ہے۔ کیا آرڈر جاری کرتا ہے۔

"نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں Co-operate کرو اور برائی اور ظلم کے کاموں میں Assistance فراہم نہ کرو۔"

It means that, Boss is right if and only if he is on right Path.

۲ - حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا۔ "یقیناً تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کی بالشت بہ بالشت اور گز بہ گز پیروی کرو گے حتیٰ کہ اگر وہ گوہ کے بل میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی ان کی پیروی کرو گے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہود ونصاریٰ کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! تو اور کس کی۔

خدارا اپنے طرز زندگی پر غور فرمایئے۔ سر سے پاؤں تک اپنا جائزہ لیجئے۔

معاشرتی زندگی میں اپنے رہن سہن کو دیکھئے اور اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں اپنے کردار وعمل کا جائزہ لیجئے۔

آہ باطل کی تعلیم "جیسا دیس ویسا بھیس"

"Do as the Romans do" نے ہمیں کہاں پہنچا دیا۔ امریکہ اور یورپ کے لوگ ہمارے ملک میں آ کر ہمارا قومی لباس شلوار' قمیض تو پہنتے نہیں لیکن ہمارے ملک کے لوگ اور حکومتی نمائندے اپنے ملک میں بھی اور یہودیوں اور عیسائیوں کے ملکوں میں جا کر بھی ٹوپیس اور تھری پیس سوٹ پہنتے ہیں۔

آہ ہم میں سے اکثر لوگ ایسے ہی ہو گئے ہیں جیسا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا مگر یقیناً یہ اللہ تعالیٰ اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی والا حلیہ ہے۔ اس طرز عمل میں اسراف بھی ہے۔ ایک امیر آدمی کی نیکٹائی یا بیلٹ کی قیمت غریب شخص کے پورے لباس کی قیمت کے برابر ہوتی ہے۔ ان ماڈرن' خوش لباس سیاستدانوں اور بیوروکریٹس کو پھر بھی دعویٰ ہے غریب پروری کا۔ اب تو ہمارے وفاقی وزیر مذہبی امور بھی اسی حلئے میں نظر آتے ہیں۔ برا نہ مانئے گا یہ جائز کے زمرے میں تو آتا ہے لیکن مذہبی کام کرنے والے لوگوں کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق لباس ہی جچتا ہے۔ صنعتوں اور پراجیکٹوں پر کام کرنے والے ورکروں' کاریگروں اور انجینئروں کو سیفٹی (حفاظت) کے نقطہ نظر سے پینٹ شرٹ پہننا پڑتی ہے۔ ان کا جواز تو سمجھ میں آتا ہے لیکن سیلز افسر یا نمائندے کیلئے ٹوپیس سوٹ اور نیکٹائی پہننے کا کیا جواز ہے۔

3 - حدیث مبارکہ کے مطابق جب کوئی قوم:

☆ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد شکنی کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دشمن مسلط کر دیتا ہے جو اس سے مال و اسباب چھین لیتا ہے۔

(ہمیں بھی 1947ء اور 1965ء میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیئے گئے عہد یاد کرنے چاہئیں جب ہم نے ''ہم مصطفوی ہیں'' کے نعروں سے جنگ جیتی اور پاکستان تو بنا ہی اس نعرے پر تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ' اب ہمیں عہد شکنی کی وجہ سے HUBCO ' KAPCO کے تنازعات' IMF کے معاہدوں کے تحت مہنگائی اور بیروزگاری کا سامنا ہے۔ مزید پرائیویٹائزیشن سے دشمن اور زیادہ ہمارا مال و اسباب چھین لے گا۔

☆ علی الاعلان فحش کام کرنے لگتی ہے تو وہ نئی نئی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

(محترم قارئین! ہمارے گھروں کے اوپر لگی ہوئی ڈش اور کیبل کی تار کا کنکشن اس بات کا اعلان ہے کہ ہم فحش کام کرتے ہیں۔ ایمانداری سے اپنا محاسبہ کریں کہ کیا ڈش اور کیبل صرف مذہبی اور معلوماتی باتیں سننے کے لئے لگائی جاتی ہے۔)

☆ زکوۃ ادا نہیں کرتی تو ان پر بارش بند ہو جاتی ہے اگر ان کے چوپائے نہ ہوں تو ان پر ایک بوند بھی نہ برسے۔

☆ ناپ تول میں کمی کرنے لگتی ہے تو وہ قحط سالی' سخت مصائب اور حکمرانوں کے مظالم میں پھنس جاتی ہے۔

☆ احکامات خداوندی کے مطابق فیصلے کرنا چھوڑ دیتی ہے تو ان میں باہمی لڑائی و چپقلش پیدا ہو جاتی ہے۔

تمام اسلامی ممالک کے سربراہوں سے میری اپیل ہے' گزارش ہے کہ اپنے اپنے ملک میں اسلامی قوانین نافذ کریں۔

یہ سچ ہے کہ امت مسلمہ میں بہت سے فرقے بھی ہیں اور گروہ بھی۔ لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ حکمران بے حیائی پھیلانے والوں کو' سود کی ترغیب دینے والوں کو اور ناپ تول میں کمی کرنے والوں کو' ان معاشرتی برائیوں سے نہ روکیں۔ کسی بھی فرقے

سے تعلق رکھنے والے مسلمان یہ نہیں چاہتے کہ ان کی جوان بیٹیوں کی تصاویر ممنوعات پر، اشتہارات میں یا اخبارات میں آئیں یعنی پاکستان کے مسلمانوں میں سے 95 فیصد سے زائد لوگ کھلے عام لڑکیوں کی تصاویر دیکھنا اور دکھانا نہیں چاہتے تو کیا حکومت پاکستان 5 فیصد سے بھی کم لوگوں کو بے حیائی پھیلانے سے نہیں روک سکتی؟

یقیناً روک سکتی ہے۔ میں اس سلسلے میں پاکستان کے موجودہ صدرمملکت جناب محمد رفیق تارڑ صاحب سے حیا آرڈیننس کے اجراء کا مطالبہ کرتا ہوں اگر موجودہ صدر نے اپنے دور صدارت میں اس مطالبے کو منظور کر کے آرڈیننس جاری کر دیا تو ٹھیک ورنہ یہی مطالبہ میں آئندہ صدر اور قانون ساز اداروں سے In Advance کر رہا ہوں۔

محترم صدر پاکستان جناب محمد رفیق تارڑ صاحب

اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مطالبہ برائے اجراء "حیا آرڈیننس"

الحمدللہ! ہم مسلمان ہیں اور اللہ تعالٰی نے ہمیں پاکستان کی صورت میں ایک آزاد اسلامی مملکت عطا کی ہے۔ چونکہ جوان لڑکیوں اور عورتوں کی تصاویر کھلے عام دیکھنا اور دکھانا' اسلامی تعلیمات اور پاکستان کی تہذیبی روایات کے منافی ہے۔ اس لئے میں صدر پاکستان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ

- ☆ مصنوعات کی پیکنگ پر ☆ بروشرز اور پوسٹرز پر
- ☆ بینروں اور سائن بورڈوں پر ☆ دیواروں پر اور بسوں پر
- ☆ اخبارات کے اشتہارات میں ☆ اخبارات و رسائل کے مختلف صفحات پر

عورتوں اور لڑکیوں کی تصاویر چھاپنا' لگانا اور دکھانا قانوناً ممنوع قرار دینے کیلئے آرڈیننس جاری فرمائیں نیز میرا یہ مطالبہ ہے کہ حکومت پاکستان میڈیا کو اس طرح کنٹرول کرے کہ یہ مکمل طور پر اسلامی تعلیمات کے مطابق پاکستانی معاشرے کی ضروریات پوری کرے۔ یہ نہ ہوسکے تو کم ازکم اسے قیام پاکستان کے وقت کے پاکیزہ پاکستانی ماحول کا آئینہ دار بنایا جائے۔ فلموں' ڈراموں اور اشتہاروں وغیرہ میں فحاشی و عریانی نہ پھیلائی جائے۔ ہم اسلامی تعلیمات کے مطابق معاشرتی زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔

براہ مہربانی آپ قرآن و حدیث کے مطابق اس معاملے میں اپنی ذمہ داریاں پوری کریں اور تمام اسلامی قوانین نافذ کریں تاکہ ہم اور آپ فلاح دارین پائیں۔

والسلام

انجینئر مغیث احمد

شناختی کارڈ نمبر: 269-71-456315

PEC رجسٹریشن نمبر: METAL/1219

دستخط: .... Mughees Ahmad تاریخ 09-02-2001

پتہ: مکان نمبر E-374/3 ' گلی نمبر 14 میاں میر کالونی' لاہور کینٹ

آرزوؤں میں پہلے رکھتا ہوں دل میں آرزوئے شہادت

امنگ یہ تبھی ہے پکی کہ ہو نافذ دینِ سلامت *

لاکھ شکر ہے اللہ کا کہ ہے دل میں میرے

عالم اسلام کے اتحادٗ ایمان و تنظیم کی چاہت

* دینِ سلامت ہے سلامتی کا دین‘ سلامتی کے اصول‘ اسلامی قوانین‘ دین اسلام کے پیارے پیارے احکامات۔

نوٹ: -محترم تارڑ صاحب! آپ نے 17 اکتوبر 1998ء کو قائداعظم لائبریری باغ جناح میں شریعت بل کے نفاذ کی حمایت میں خطاب فرمایا اور قومی اسمبلی سے اس کی منظوری پر نہایت خوشی کا اظہار فرمایا۔ خواتین کے اسلامی حقوق کے بارے میں بھی بات ہوئی۔ مجھے بہت زیادہ امید ہے کہ آپ حیا آرڈیننس کے اجرا کا قومی مطالبہ ضرور تسلیم کریں گے۔ آپ کو میرے چھوٹے بھتیجوں‘ بھتیجیوں‘ بھانجے اور بھانجیوں کا واسطہ خدارا ان پر رحم کرتے ہوئے انہیں ایک اسلامی ماحول میں Grow کرنے کا حق دیجئے۔

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر خدا مہرباں ہو گا عرشِ بریں پر

نعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا
اس کی دولت ہے فقط نقش کف پا تیرا

تہہ بہ تہہ تیرگیاں ذہن پہ جب ٹوٹتی ہیں
نور ہو جاتا ہے کچھ اور ہویدا تیرا

کچھ نہیں سوجھتا جب پیاس کی شدت سے مجھے
چھلک اٹھتا ہے میری روح میں مینا تیرا

پورے قد سے میں کھڑا ہوں تو یہ تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

دست گیری مری تنہائی کی تو نے ہی تو کی
میں تو مر جاتا اگر ساتھ نہ ہوتا تیرا

لوگ کہتے ہیں کہ سایہ ترے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا

تو بشر بھی ہے مگر فخر بشر بھی تو ہے
مجھ کو تو یاد ہے بس اتنا سراپا تیرا

میں تجھے عالم اشیاء میں بھی پا لیتا ہوں
لوگ کہتے ہیں کہ ہے عالم بالا تیرا

(احمد ندیم قاسمی)

علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کی دو نظمیں

صبح

یہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی ہے امروز
نہیں معلوم کہ ہوتی ہے کہاں سے پیدا
وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستان وجود
ہوتی ہے بندۂ مومن کی اذاں سے پیدا

لا الہ الا اللہ

خودی کا سر نہاں لا الہ الا اللہ
خودی ہے تیغ فساں ! لا الہ الا اللہ
یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں ! لا الہ الا اللہ
کیا ہے تو نے متاع غرور کا سودا
فریب سود و زیاں ! لا الہ الا اللہ
یہ مال و دولت دنیا یہ رشتہ و پیوند
بتان وہم و گماں ! لا الہ الا اللہ
خرد ہوئی ہے زمان و مکاں کی زناری
نہ ہے زماں نہ مکاں ! لا الہ الا اللہ
یہ نغمہ فصل گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں ! لا الہ الا اللہ
اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں ! لا الہ الا اللہ

تمام علمائے کرام، تمام مجاہدین، تمام مبلغین اور تمام پیشہ ورانہ ماہرین یعنی تمام مسلمان جو صدق دل سے ایمان مفصل اور ایمان مجمل پڑھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ:

حق کا بول بالا ہو

کفر کا منہ کالا ہو

میری دردمندانہ پکار سن لیں اور بتقاضائے ایمان متحد ہو جائیں۔

میری پکار یہ ہے۔

سب آؤ مل کے بنائیں قرآن کی روشنی میں

محبتوں کا جہاں لا الہ الا اللہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّم)

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمِ

وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِ خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ

اقوالِ زریں

☆ ہمیں کبھی بھی تہذیب اور شرافت کو ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ (قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ)

☆ مساوات اور اخوت ہو تو جمہوریت بنتی ہے۔ (قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ)

☆ سیاست اور مذہب کو الگ الگ نہیں کیا جاسکتا۔ (قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ)

☆ قدرت حالات کے مطابق ایسا آدمی پیدا کردیتی ہے جس کی وقت اور حالات کو ضرورت ہوتی ہے۔ (قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ)

☆ میں آپ کو مصروفِ عمل ہونے کی تاکید کرتا ہوں۔ کام، کام اور صرف کام۔

(قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ)

☆ جس میں علم کی محبت نہیں اس میں کوئی بھلائی نہیں۔ (حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ)

☆ سچائی کی مشعل جہاں بھی دکھائی دے اس سے فائدہ اٹھاؤ یہ نہ دیکھو کہ مشعل بردار کون ہے۔ (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

☆ اللہ کے راستے پر چلنے والوں کا پہلا مقام توبہ و استغفار ہے۔

(حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری ؒ)

☆ تکبر کرنے والا منہ کے بل گرتا ہے۔ (شیخ سعدی شیرازی رحمتہ اللہ علیہ)

☆ اچھا دوست وہ ہے جو مصیبت میں کام آئے۔ (شیخ سعدی شیرازی رحمتہ اللہ علیہ)

☆ صوفی وہ ہے جس کا کردار گفتار کے مطابق ہو۔ (حضرت انس بن مالک ؓ)

☆ مسلمان کی ذلت اپنے مذہب سے غافل بن جانے میں ہے نہ کہ بے زر ہونے سے۔ (حضرت عثمان غنی ؓ)

☆ زبان کی لغزش پاؤں کی لغزش سے زیادہ خطرناک ہے۔ (حضرت عثمان غنی ؓ)

☆ تلوار کا زخم جسم پر ہوتا ہے اور بری گفتار کا روح پر۔ (حضرت عثمان غنی ؓ)

☆ دانا وہ ہے جو سوائے ذکرِ حق کے کسی کو دوست نہ رکھتا ہو۔ (خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ؒ)

☆ علم کی محبت اور استاد کی عزت کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ (حکیم محمد سعید رحمتہ اللہ علیہ)

☆ تصدیق کے اعتبار سے سب مسلمان برابر ہیں مگر اعمال کے لحاظ سے ان کے مراتب

میں فرق ہے۔(امام ابوحنیفہؒ)

☆ اس سے زیادہ گنہگار کون ہوگا جس کے علم نے اسے گناہوں اور فحاشیوں سے نہ روکا۔
(امام ابوحنیفہؒ)

☆ علماء کا فرض ہے کہ وہ جو کچھ جانتے ہیں دوسروں کو بتائیں۔(امام ابوحنیفہؒ)

☆ تمہارے ساتھ کوئی نیکی کرے یا بدی لیکن تم ہر ایک کیساتھ احسان کرو۔(امام ابوحنیفہؒ)

☆ جو شخص ایسی باتیں کرے جسکا توحید سے کوئی تعلق نہ ہوتو اس کا دین میں کچھ حصہ نہیں۔

(حضرت علی ہجویریؒ)

☆ ہر شخص کی قیمت معرفت الٰہی ﷻ سے ہوتی ہے جس کو معرفت الٰہی ﷻ حاصل نہ ہو اس کی کوئی قیمت نہیں۔(حضرت علی ہجویریؒ)

☆ انسان کے لئے سب سے مشکل چیز اللہ کی پہچان ہے۔(حضرت علی ہجویریؒ)

☆ ایمان کے بعد سب سے پہلا فرض طہارت ہے۔ طہارت دو قسم کی ہوتی ہے۔ بدن کی طہارت اور دل کی طہارت۔ بدن کی طہارت پانی سے اور دل کی طہارت معرفت الٰہی سے ہوتی ہے۔(حضرت علی ہجویریؒ)

☆ جو شخص ہر وقت باوضو رہتا ہے' فرشتے' اس کے دوست بن جاتے ہیں۔

(حضرت علی ہجویریؒ)

☆ جو حق بات کے کہنے میں تامل کر کے چپ رہے وہ گونگا شیطان ہے۔

(حضرت ابوبکر صیدلانی رحمتہ اللہ علیہ)

☆ ناراض ہونے کے خیال سے حق بات دوست کو نہ بتانا حق دوستی نہیں۔

(حضرت مجدد الف ثانیؒ)

☆ جس گناہ کے بعد ندامت نہ ہو اندیشہ ہے کہ اسلام سے باہر کر دے۔

(حضرت مجدد الف ثانیؒ)

☆ زندگی کی فرصت بہت کم ہے اور ہمیشہ کا عذاب یا راحت اسی پر مرتب ہے۔

(حضرت مجدد الف ثانیؒ)

نوٹ: اگلے دو صفحات پر تحریر شدہ مطالبہ برائے اجراء حیا آرڈیننس 7 مسلمان اپنے دستخط یا نشان انگوٹھا کے ساتھ صدر پاکستان سیکرٹریٹ اسلام آباد (پاکستان) کے پتے پر پوسٹ کر دیں۔ شکریہ۔